KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

(۱) عوام قیمت سالانہ (۳) ششماہی ۱۶
(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت
پانچ روپیہ (صمہ)
(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ
عطیۂ تصور ہوگا اور ایسے حضرات
کے اسمائے گرامی سرپرستان
اخبار کی فہرست میں
درج ہونگے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر
مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے
اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے
منور چہرہ سے بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔

جلد ۶ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ووان | نمبر ۸

تازہ خبریں

ترکی قلعہ فاؤ پر قبضہ کرنے کے بعد برٹش سپاہ شط العرب کی طرف روانہ ہوئی ۸۔ نومبر کو سیٹیج پر جو شط العرب کے دہانے کنارے پر واقعہ ہے۔ سپاہ اترنی شروع ہوئی ۱۱۔ نومبر کو ترکوں نے برٹش پیرونی چوکیوں پر حملہ کیا مگر نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے برٹش دستہ کے ایک افسر میجر دوکاٹ بستم الفنش زخموں سے جانبر نہ ہو سکے ایک برٹش افسر کیپٹن فرنکس یکصد و ہفدہم مرثہ۔ ایک ہندستانی سپاہی مجروح ہوئے ۱۵۔ نومبر کو برٹش فوج بسرکردگی میجر جنرل سرائے بارٹ کے سی بی کے۔ سی۔ وی۔ او۔ اور آگے بڑھی ترک سلیمان میں مورچہ بند نظر آئے۔ جیپر جنرل ڈیلامین نے حملہ کیا۔ سخت جنگ کے بعد جس میں برٹش جنگی جہاز نے بھی حصہ لیا۔ ترکوں کے مورچے مسخر کر لئے اور وہ بھاری نقصان سے پسپا ہوئے کئی قیدی اور دو کل کی اتواپ انگریزوں کے ہاتھ آئیں۔ برٹش نقصان کی تفصیل یہ ہے۔ دو انگریزی افسر مجروح ہوئے۔ گورے ۵ ہلاک ہوئے اور ۳۵ زخمی ہوئے۔

۳۔ ہندوستانی ہلاک
۱۷۔ نومبر کو انگریزی
ترک
اور ۱۶۔ زخمی ہوئے
پیشقدمی جاری ہی
جنکی تعداد

معہ اتواپ کئی قیدیوں بہت سے گولہ بارود سامان کمپ
اور بہت سے حیوانات چھین لئے۔ برٹش نقصان کی کیفیت
یہ ہے۔ تین افسر مقتول اور تقریباً ۱۵۔ مجروح ہوئے۔ تقریباً
۳۵ سپاہی ہلاک اور ۳۰۰ زخمی ہوئے

بلجیم میں شدّ و مد سے لڑائی ہو رہی ہے۔ بلجیم یا فرانس کی حالت
نرم میں فرق نہیں آیا۔ ایک شخص جس نے ۱۱۔ نومبر کو
پیش پر حملہ اور کیلے میں داخل ہو کر بے دشمن
کی انتہائی کوشش کا بیچ خود مشاہدہ کیا۔ ظاہر
کرتا ہے کہ آخر اکتوبر میں جرمن سپاہ
کے حملوں کے ناکام ہونے
بہترین سپاہ طلب کیگئی۔ اور
درمیانی عرصہ ایام میں چھوٹے چھوٹے
حملوں کے علاوہ سخت گولہ باری کی جاتی رہی۔
جس سے ہماری مزاحمت کو کمزور کرنا مقصود تھا۔ ۱۱۔ نومبر
کی صبح کو دشمن نے ایسی سخت آگ برسائی۔ جس کا تجربہ ہمیں کبھی
نہ ہوا تھا۔ بعدہٗ جرمن گارڈ نے حملہ کیا۔ اگرچہ گارڈ مذکور کا
ہماری لائنوں تک پہونچنے میں سخت نقصان ہوا ہوگا تاہم اس
کا عزم ایسا راسخ اور ارادہ ایسا پکا تھا کہ تین مقامات سے اس
نے ہماری لائن کو توڑ دیا۔ مگر جواب میں حملہ کر کے جرمن صفوف
کی طرف دھکیل دیا گیا غرضکہ دشمن اس طرح پیش رس کو مسخر کرنے
میں ناکام رہا جس سے وہ محاذ کے ہر دو اطراف سے ۴۔ ۵ میل
کی مسافت پر ہیں۔

زیر میں قادیان میں باہتمام شیخ محمد یوسف کے ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نومسلموں قابل رحم حالت

(صدر انجمن احمدیہ توجہ کرے)

جہاں تک غور و خوض ساتھ دیتا ہے ہم اس نتیجہ پر پہونچنے کیلئے مجبور ہو جاتے ہیں کہ اشاعت اسلام کا پھل نومسلم ہیں اگر کوئی پھل کے حاصل کرنیکے لئے تگ و دو اور جد و جہد کرے اور پھل کو حاصل کرنیکے بعد بجائے اس کے کہ وہ پھل کی قدر کرے اسے ایک ادنیٰ کاغذ کے ٹکڑے کیطرح زمین پر پھینکدے تو ظاہر ہے کہ ایک ذی حس وجود اس درگت اور درد شا کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکیگا۔ میں بھی بدقسمتی یا خوش قسمتی سے نومسلم ہوں یا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نومسلموں کے لئے ایک درد مند دل دیا ہے۔ میں کسی نومسلم کے دکھ کو برداشت نہیں کر سکتا اسی دکھ نے آجسے کچھ سال پہلے اس امر کیلئے مجبور کیا کہ میں نومسلموں کیلئے ایک فنڈ کھولوں۔ جس سے نومسلموں کی تربیت و تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ اس میں ایک دو نومسلموں کی امداد بھی کیگئی مگر صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری صاحب نے اس امر کو پسند نہ کیا کہ یہ کام علیحدہ کیا جائے۔ اسکے متعلق بہت دیر تک میرے ساتھ انکا تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ بڑی طویل طویل خطوط و کتابت ہوئی۔ جب بات بڑھنے لگی تو میں نے ناراضگی کو ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا رہا ہوں۔ دیدہ و دانستہ رمان لی اور سکرٹری صاحب کو اجازت دیدی کہ میں بات کے بڑھنے کے خیال سے اس امر سے ہاتھ اٹھاتا ہوں مگر میں ساتھ ہی یہ بھی کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انجمن ہرگز ہرگز اس کا انتظام نہیں کر سکیگی بہرحال میں نے شکر رنجی سے بچنے کیلئے بڑی خوشی سے آپکے سامنے سر خم کر تا ہوں تقریباً ۱۲۰ روپیہ میرے پاس اس فنڈ کا جمع تھا میں نے وہ سب کا سب انجمن کے سپرد کر دیا۔

کتابت کی بعضوں نے یہ لکھا کہ روپیہ آپ سفت ٹریکٹوں کی اشاعت میں لے آویں اور بعضوں نے یہ لکھا کہ روپیہ واپس بھیجدو بہرحال بعضوں کا روپیہ واپس بھیجدیا گیا۔ اور بعض نے جسطرح لکھا اسپر عمل کیا گیا۔ صرف اس رقم سے ابھی دس روپیہ ایک دو شخصوں کے دینے باقی ہیں۔ وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ سفت ٹریکٹوں کے قرضہ سے نجات ملنے پر یہ دس روپیہ فوراً ان لوگوں کو بھیج جاوینگے۔

بہرحال میں نے اس معاملہ سے جان چھڑائی آخر میری بات سچ نکلی اور اس وقت تک انجمن نے نومسلموں کے متعلق کوئی بھی انتظام نہیں کیا۔ ایک شخص اپنے پیارے والدین اپنی پیاری جنم بھومی اپنے پیارے خویش و اقارب اپنے پیارے وطن کو محض اسلام کیلئے ترک کر کے ہمارے پاس آتا ہے کسقدر رنج اور افسوس کی جگہ ہے کہ ہم بجائے اسکے کہ اس دیدہ اسلام کو پناہ دیں اور اسے اپنے گوشت کا پوست سمجھکر اپنے گلے لگائیں الٹا اسے محبت اور زندگی کے درمیان لٹکا کر اس غریب الوطن کا تماشا دیکھیں ایک طرف ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے روئے زمین پر لا الہ الا محمد رسول اللہ کا ڈنکا بجانا ہے اور بنی نوع انسان کو وحدت اسلامی سے سرشار کرنا ہے دوسری طرف ہماری فراخدلی کا یہ حال ہو کہ روپیہ پیسہ تو درکنار ہے اعانت تو الگ رہی الٹا ایک نومسلم کو یہ طعن دیکر کہ تم نے مسلمان ہو کر ہمیں کوئی احسان نہیں کیا ایک نومسلم کے قلب مجروح کریں ہم نے مانا کہ آج ہمارے پاس دولت نہیں ہے۔ پیارو اگر ہم کسی نومسلم کی روپیہ سے مدد نہیں کر سکتے تو زبان کی حلاوت سے تو نومسلم کے اور اس کے غمگین دل کو رام کریں۔ یہ مانا کہ ایک نومسلم مسلمان ہو کر ہم لوگوں پر کوئی احسان نہیں کرتا مگر کیا ہم دلفگار طعنے دیکر کہ × × × × × × × اسپر احسان کرتے ہیں

پیارو برا ماننے کی بات نہیں کیا آپنے اس وقت نومسلموں کے لئے کوئی ایسا سکول کھولا جسمیں چند ماہ بیٹھکر ہی کچھ پیاری چیز کیخاطر اس نے اپنے پیارے والدین اور اقربا کو چھوڑا اس مولک تن کی جھلک تو دیکھ لے مہذب قومیں حیوانوں کی تربیت کیلئے لاکھوں پیسہ لگا کر کتے فارمز وغیرہ بنا رہی ہیں تو پھر کیا ہم لوگوں سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ نومسلموں کے لئے جو کم از کم انسان ہیں انکی تربیت کے واسطے کوئی چھوٹا موٹا سکول کھولدیں تو جب ہمیں یہ توفیق نہیں ہے تو پھر ہمیں کسطرح حق پہونچتا ہے کہ ہم نومسلموں کو یہ طعنہ دیکر کہ تم نے ہمپر کوئی احسان نہیں کیا انکے قلوب کو ریزہ ریزہ کریں ہماری نسبت آپ لوگوں نے یہ اعلان کر کے بہت اچھا کیا کہ جو مسلمان آریہ ہونا چاہے وہ شادی کر کے آئے یہ بے لاگ اعلان بہت ہی اچھا ہے اب اگر کوئی مسلمان سے آریہ ہو اور وہ یہ افسوس کرے کہ آریوں میں میرا رشتہ ناطہ نہیں ہوتا تو آریہ دوست اس افسوس سے قطعی بری الذمہ ہیں اسی طرح ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم یہ اعلان کر دیں کہ جو شخص مسلمان ہو وہ پہلے قرآن کریم پڑھ کر آئے تاکہ کسی نومسلم کو بعد میں یہ افسوس رہے کہ مسلمانوں نے میرے پڑھنے پڑھانے کا کوئی انتظام نہیں کیا ہم عیسائیوں کو طعن دیتے ہیں کہ وہ برے ہیں مگر نو واردوں کے لئے کلاس ایک دلکش ضرور ہے یہ تو صاف بات ہے کہ عیسائی کو روپیہ کی پرواہ نہیں مگر ایمانی تو یہ ہے کہ روپیہ کیساتھ انہیں اخلاق بھی عضب کی ہے۔ یہاں سے بھی ایک لڑکا کسی وجہ سے لاپرواہ ہو کر عیسائی ہو گیا۔ روپیہ پیسہ کی اسے پرواہ نہ رہی مگر صداقت اور حق کی پرواہ ضرور تھی۔ آخر قادیان کی تعلیم اپنا رنگ لائی اور وہ بہت جلد اپنے جدید مذہب سے تائب ہونا پڑا۔ جب وہ وہاں سے آنے لگا تو اس نے وہاں کے ذمہ دار یورپین پادری کو یہ کہا کہ میں اپنی صحت ٹھیک نہیں رہتی اس لئے میں واپس جاتا ہوں ماس پورہ میں پادری نے ایک دیسی پادری کو جو ڈیڑھ سو روپیہ کے قریب تنخواہ لیتا تھا جسکے تحت یہ لڑکا تھا اس کے سامنے اسے سخت ڈانٹا اور پھٹکارا کہ تم نے اس نو وارد کی خبر گیری کیوں نہیں کی۔ اور پھر اس یورپین پادری نے جو منہ سے دوسرے درجہ پر تھا اس لڑکا کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ بھائی خدا کے لئے مسیح کو نہ چھوڑو اگر ہمارے ہاں کوئی برائے نام ہی × × × × بڑا آدمی کسی نومسلم کو بری طرح دھتکارتے وہ منوجی مہاراج کے اس قول کے مطابق کہ دنیا میں جو چیز ہے سب ہمنوں کیلئے ہی ہے اور چھوٹے بڑوں پر قربان ہو کر لے ہیں تو وہ بری اور معاف ہے۔ اس وقت بفضل ایزدی قادیان میں نومسلموں کی خاص تعداد ہے مگر انکی تربیت کیلئے توجہ کی ضرورت ہے۔ اس وقت ایک اپنی حالت زار پر زار زار روتا دوسرا اپنی بیچارگی پر ہاتھ کاٹتا تیسرا ابتلا کا نقمہ بنا ہوا آنسوؤں کے دریا میں دو دل نکالکر زندگی کے دن پورے کر رہا ہے۔ سنا ہے کہ انجمن تو نومسلموں کیلئے چند درشتی ممبروں کی سب کمیٹی بنا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئی × × × مگر افسوس ہمارے ہر ایک کام میں یہ نقص نظر آتا ہے ہم کام کیلئے آدمی نہیں ڈھونڈتے بلکہ آدمیوں کے لئے کام کی تلاش کیجاتی ہے یہی زبردست اور کلیہ قاعدہ نومسلموں کی قسمت پر مہر لگانے والی سب کمیٹی میں روا رکھا گیا ہے سنا ہے کہ خیر سے تقریباً دو ماہ سے یہ کمیٹی قائم ہے مگر کیا آجتک اس کمیٹی نے نومسلموں کی بہتری اور بہبودی کیلئے کوئی تجویز نکالی۔ کیا اس کمیٹی کے درشتی ممبروں میں سے کسی نے آجتک کسی نومسلم کے پاس جا کر اس کے دکھ درد میں حصہ لیا؟۔ اس کا غم غلط کرنے کے لئے کوئی راہ سوچی۔ اس کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی سبیل نکالی اس کا جواب نہایت مایوسی کے ساتھ نفی میں ملیگا یہ کیوں صرف اس لئے کہ کام کے لئے آدمی نہیں مہیا کئے گئے۔ بلکہ آدمیوں کے لئے کام تلاش کیا گیا ہے۔ آہ اس رنج اور تعجب کی بھی کوئی حد ہے! یا ارحم الراحمین! رحم!! رحم!!! +

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اخبار نور قادیان

مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۱۴ء

سب سے پہلے اسلام نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا

از

ردّ ئے مسلمات سوامی دیانند جی صاحب

پیارو ہمارے آریہ دوست بڑے زور و شور سے یہ دعوی کرتے ہیں کہ دنیا میں سب سے پہلے ویدوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ اگر حقیقت میں یہ بات ہو تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ ایک مسلمان سے بڑھکر بھلا اور کس کو اس امر کے ثبوت سے زیادہ خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ مسلمان جہاں بھی ایک خدا کی آواز سنیں فوراً ان کی روحیں سجدہ میں گر جاتی ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا آریہ دوست جو دعوی ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں کیا وید مقدس یا وید مقدس کے قدیمی پیراؤ بھی اس امر کے ماننے کیلئے تیار ہیں یا نہیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ وید مقدس کے قدیمی پیراؤ یا ہندوؤں کے قدیمی شاستر اور کتابیں کہانتک اس دعوی کا ثبوت بہم پہونچانیکے لئے آریہ دوستوں کا ساتھ دیتی ہیں اگر ویدوں کے قدیمی پیراؤ توحید پرست ہیں تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ مگر اسکے لئے ہمیں کہیں دور جانیکی ضرورت نہیں۔ ہم سوامی دیانند جی مہاراج کی تحریر میں ہی اس امر کا فتوی ڈھونڈ رہتے ہیں۔ کہ سوامی جی مہاراج وید مقدس کے پیراؤں کو کس رنگ و روپ میں ظاہر فرماتے ہیں۔ سو اس کے متعلق کچھ تو ہم پہلے سوامی جی کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش سے نذر ناظرین کر چکے ہیں اور بقیہ حوالجات اب ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جسکے مطالعہ سے یہ امر کما حقہ مبرہن اور آشکارا ہو جائیگا کہ سوامی جی وید مقدس کے قدیمی پیراؤں کو کس رنگ و روپ میں ظاہر فرماتے ہیں بہرحال وید مقدس کے قدیمی پیراؤں کے متعلق سوامی جی کی بے لاگ رائے یہ ہے:۔

سوامی دیانند کے الفاظ اس بارہ میں یہ ہیں:۔ کہ

"بائیس سو برس ہوئے کہ ایک شنکر اچاریہ داودر کے ملک میں پیدا شدہ برہمن برہمچریہ سے دیاکرن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھکر سوچنے لگے کہ آیا سچے پرمیشور کے معتقد وید مت کا اور جین پرمیشور کے نہ ماننے والے مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات ہوئی ہے اس کو کسی طرح کرنا چاہیئے"

مگر آپ شنکر اچاریہ کا وید مذہب سوامی دیانند جی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ وہ اسی سلاس گیارہ دفعہ ۲۱ میں لکھتے ہیں:۔ "شنکر اچاریہ کا مت تھا کہ ازلی سدھ پرماتما ہی دنیا کا صانع ہے یہ دنیا اور جیو جھوٹھا ہے۔ کیونکہ اس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی۔ وہی پرورش اور فنا کرنیوالا ہے اور یہ جیو اور پرپنچ خواب کی مانند ہے۔ پرمیشور خود ہی سب جگت روپ (تشکل عالم) ہو کر لیلا (کھیل) کر رہا ہے" یعنی بالفاظ دیگر شنکر اچاریہ روح مادہ کی قدامت کا منکر اور ہمہ اوست کا قایل تھا۔ جو کہ آریہ مت کے صریح مخالف اعتقاد ہے۔ گویا کہ شنکر اچاریہ نے بڑے غور و خوض کے بعد وید کا جو اعتقاد دنیا پر ظاہر کیا۔ وہ موجودہ ویدک مت کے مخالف تھا۔ مگر سوامی دیانند جی مہاراج اسی کو وید مت بیان کرتا تھا اور اس کے اعتقاد میں اسی وقت سے یگیو یویت ہونے لگے۔ اور ویدوں کی درس تدریس نے رواج پکڑا دس سال کے اس سارے آریہ ورت ملک میں گھوم کر جینیوں کی تردید اور ویدوں کی تائید کی۔

KHILAFAT LIBRARY

بقول سوامی دیانند جی شنکر اچاریہ کے پہلے ششیو مت بھی تھوڑا سا رائج تھا (اس نے) اور وام مارگ کی بھی تردید کی۔

شوسَت کا زور

بقول سوامی دیانند جی مہاراج (دفعہ ۲۴ سلاس گیارہ) شنکر اچاریہ کے تین سو برس پیچھے چین شہر میں دکرم ادیتہ راجہ کچھ اقبال مند ہوا۔ اور مہاراجہ کرم ادیتہ سے لیکر شوؤں کا زور بڑھتا گیا"

اب ذرا سوامی دیانند کے الفاظ میں شوؤں کے اعتقاد ملاحظہ کیجئے۔ جن میں آپ بھی ماشاء اللہ شامل رہ چکے ہیں لکھتے ہیں۔ "وہ وام مارگی دیوی کی عبادت کرنے والے ہوئے۔ جو کہ شو جی کی عورت ہے۔ اور شو مہادیو کی عبادت کرتے دلمے ہوئے۔ گویا کچھ عرصہ مہاراج دیانند بھی مہادیو کی پرستش کرتے رہے ہیں۔ اور سنیئے:۔ یہ دونوں اور آکھش اور بھسم (خاک) اوجنگ لگاتے ہیں۔ لیکن جتنے وام مارگی وید کے مخالف ہیں وے شو نہیں ہیں۔ ان کا یعنے شوؤں کا اعتقاد ہے کہ جسکے ماتھے پر بھسم اور گلے میں رودر آکھش نہیں ہے اس پر لعنت ہے اس کو چنڈال کی مانند ترک کرنا چاہیئے۔ جو گلے میں بتیس سر میں چالیس۔ چھ چھ کانوں میں بارہ بارہ ہاتھوں میں۔ سولہ سولہ بازوؤں ایک چوٹی میں اور چھاتی پر اکیسو رودر آکھش پہنتا ہے۔ وہ ہو بہو مادیو کی مانند ہے۔ سوامی صاحب بھی کچھ عرصہ شوست میں رہے امید کہ سوامی جی نے بھی مہادیو بننے کی کئی بار تمنا کی ہوگی۔

پھر سوامی دیانند جی لکھتے ہیں کہ پھر ان وام مارگیوں اور شوؤں نے صلاح کر کے پھگ لنگ کو قایم کیا۔ جسکو جلا دھاری اور لنگ کہتے ہیں۔ اور اسکی پرستش کرنے لگے۔ ان بے شرموں کو ذرا بھی شرم نہ آئی کہ یہ مکروہ کام ہم کیوں کرتے ہیں۔ مگر حیرانی ہے کہ ایک عرصہ تک خود سوامی جی بھی شوست کا پرچار کرتے رہے۔ اور خود لوگوں کو اس مت کا پیرو بنا کر ہزاروں رودر آکھش کی مالائیں اپنے ہاتھ سے تقسیم کیں مہاراج رام سنگھ نے بھی آپ سے ہی اس مت کو قبول کیا (سوانحعمری سوامی دیانند صہ ۵۵ مصنفہ رادھا کشن مہتہ)

ویشنو مت

بقول سوامی دیانند جی مہاراج (دفعہ ۲۴) وکرم ادیتہ کے پانچسو برس بعد راجہ بھوج ہوا۔ (اور (دفعہ ۲۱) راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد ویشنو مت کا آغاز ہوا۔ اور ایک شنکھ کوپ نامی کنجر دل میں پیدا ہوا تھا اس سے تھوڑا سا چلا۔ اس کے پیچھے مدھو اچاریہ بھنگی خاندان میں پیدا شدہ اور تیسرا وناچاریہ یوں (سلمان) خاندان میں پیدا شدہ اچاریہ ہوا سوامی جی مہاراج لکھتے ہیں کہ شوؤں نے شو پران وغیرہ شاکتوں نے دیوی بھاگوت وغیرہ ویشنوؤں نے وشنو پران بنائے"

شاید آپ خیال کریں کہ ویشنو شاید کوئی وید کی تعلیم سے علیحدہ مت ہوگا۔ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ وہ بھی اپنے آپکو وید کی طرف نسبت دیتے تھے (دفعہ ۳۵ سلاس گیارہ) گران کے بیان کردہ منتروں کے معنے سوامی دیانند اور اسکے

پیراؤ چیلے کچھ اور ہی کیوں نہ کریں۔ اب وشنو مت کے عقاید بھی ملاحظہ کیجئے :۔

تاپ یعنی سنکھ۔ چکر۔ گدا۔ اور پدم کے نشانات کو آگ میں تپا کر بازو کی جڑ میں داغ دیکر پھر دودھ سے بھرے ہوئے برتن میں اور کئی اس دودھ کو پی بھی لیتے ہیں اب دیکھئے ہو بہو انسان کے گوشت کا ذائقہ بھی اس میں آتا ہوگا۔ ایسے ایسے فعلوں سے پرمیشور کو حاصل کرنے کی امید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں بدون سنکھ چکر وغیرہ سے جسم داغے۔ جیو پرمیشور کو حاصل نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ یعنے کچا ہے۔ اور جیسے بادشاہت کی چپڑاس وغیرہ نشانات کے ہونے سے سرکاری نوکر جانکر اس سے سب لوگ ڈرتے ہیں ویسے ہی وشنو کے شنکھ چکر وغیرہ اوزاروں کے نقش دیکھکر ہم راج اور ان کے گن ڈرتے ہیں × × × × × × × × ترشول کی مانند پیشانی پر نقش بنانا۔ نارائن داس۔ وشنو داس۔ یعنے (جسکے) داس لفظ اخیر میں ہو (ایسا) نام رکھنا۔ مالا کمل گٹے کی رکھنا × × × × اپنے سنکھ چکر (وغیرہ) سے داغ کے لئے جو دیدی منتر کا حوالہ رکھا ہے اسکی عبارت اور معنے حسب ذیل ہیں :۔ × × × × × × × × × × × × × × × × پھر اسی سلاس گیارہ کی دفعہ ۹ + میں سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ جو کوئی ان کے آغاز یعنے بت پرستی تیرتھ وغیرہ کا امتحان کرنا چاہیں۔ وے پنڈتوں کی پرانی سے پرانی بھی اور نئے کے پتر وغیرہ کی تحریر دیکھیں تو یقین ہو جائیگا کہ یہ سب تیرتھ پانچسو یا ایک ہزار برس سے پیچھے ہی بنے ہیں۔ ہزار برس سے پیشتر کی تحریر کسی کے پاس نہیں نکلتی۔ اس لئے جدید ہیں۔ اس سے پہلے سوامی جی لکھتے ہیں کہ یہ بت پرستی اڑھائی تین ہزار برس سے پیچھے دام مارگی اور جینیوں سے چلی ہے پہلے آریہ ورت میں نہیں تھی "

سوامی دیانند کی تحریر کا مختصر نتیجہ

سوامی دیانند بانئے آریہ سماج کی مندرجہ بالا تحریر کو پڑھنے کے بعد جس نتیجہ پر کوئی عقلمند پہونچ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مہابھارت کی لڑائی سے ایکہزار برس پیشتر سے ہی آریہ ورت میں خرابیاں شروع ہو چکی تھیں اور آغاز اسلام تک ایک بھی فرقہ آریہ ورت میں ایسا نہ نکلا جس نے خالص توحید یا کم از کم اس قسم کی توحید جیسی سوامی دیانند یا آریہ اب ظاہر کر رہے ہیں کہلائی ہو۔ بڑے بڑے فرقے نئے نئے ویدوں کے منتروں کی آڑ میں ہر طرح کی بدی پھیلائی۔ سوامی دیانند کے الفاظ میں ہند میں آغاز اسلام تک مندرجہ ذیل برائیاں پھیل رہی تھیں جو سب قریباً ویدکے منتروں کے ساتھ چسپاں ہوتی تھیں۔

KHILAFAT LIBRARY

نفاق۔ عزور۔ تکبر۔ جہالت۔ سستی۔ بے ہمتی۔ حسد بغض۔ نفس پرستی۔ غفلت۔ بداوصافی۔ چغلی برہمنوں کا بے علم ہونا۔ کشتری۔ ویشیہ۔ شودروں کا جاہل رہنا۔ وید شاستروں کے پڑھنے کے سلسلے کا چھوٹ جانا۔ برہمنوں میں مکر فریب اور ہرم بڑھنا۔ برہمنوں کا روزی کی خاطر معبود بننا۔ اور موکش اور مکتی کا واحد ٹھیکیدار رہنا۔ برہمنوں کا زمین کا داتا بننا اور ان کے الفاظ کو پرمیشور کے الفاظ سمجھنا رشیوں۔ منیوں کی کتابوں میں تحریف کرکے جھوٹی ٹھہرانا ان میں ملانا برہمنوں کا سزا سے بری ہونا۔ برہمنوں کی اجازت بغیر سونا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ کھانا۔ پینا۔ خلاف منشا ایشور ہونا۔ آپسمیں لڑنا جھگڑنا۔ برہمنوں کا اپنی اور اپنے باڈں کی پوجا کروانا۔ شراب نوشی۔ حیض والی عورت سے مباشرت کرنا۔ چانڈال عورتوں قاحشہ عورتوں سے زنا کاری۔ ماں۔ بہن۔ بیٹی بہو۔ سب کیساتھ مذہبی عقیدہ کے رو سے .....

ننگے مرد اور ننگی عورتوں کے اندام نہانی کی پرستش اور ان کو دیوی دیوتا خیال کرنا۔ سب سے بڑے بدچلن کا ان کے نزدیک سب سے اچھے ہونا۔ حیوانوں۔ اور انسانوں کو مار کر ہوم کرنا۔ عورتوں کو ..... کیساتھ × × × × × × × × ×

ویدوں میں مندرجہ بالا خرابیاں دیکھکر جو مصلح یعنی بدھ مت پیدا ہوا وہ منکر خدا تھا۔ ویدوں کی مذمت کرنے والا۔ اور تمام ویدک رسموں کو دور کرنیوالا تھا اس کے پیروؤں نے بت پرستی کو زور و شور سے رواج دیا۔ گویا مصلح فرقہ نے مندرجہ بالا خرابیوں کے ساتھ چند اور خرابیوں کو ملا دیا۔ یعنی انکار خدا اور بت پرستی کو رواج دیا اسکے بعد ویدکے حامیوں میں ایک اور مصلح ہوا یعنے شنکراچاریہ۔ اس نے ہمہ اوستی کے عقیدہ کو رواج دیا اور قدامت مادہ و روح کو جڑ سے کاٹ دیا۔ اور فنا دنیا کا اس کے نزدیک ایشور تھا۔ گویا اس مصلح کے وقت یہی ویدک دھرم تھا کہ دنیا کی ہر چیز کو ایشور سمجھا جائے اور اسی دھرم کو اس نے پھیلایا۔ جو موجودہ ویدک دھرم کے بالکل مخالف تھا۔ اس کے ہوتے ہی ایک اور اصلاح یافتہ فرقہ اٹھا جو شو مہاراج کی عبادت کرتا تھا۔ جلادھاری اور لنگ کی پوجا شروع کی۔ رودراکش کی مالا اور خاک لگانا شروع کیا ہمارے زمانہ کے ویدک مصلح پنڈت سوامی دیانند جی مہاراج عرصہ تک ہمہ اوستی اور شو مہتی رہ چکے ہیں لنگ پرستوں کے بعد ہی ایک اور پنتھ ذات کے آدمی نے ویشنو مت جاری کر دیا۔ جنہوں نے جسم داغنے اور بچوتم نضولیات کرنی شروع کیں۔ حسب تحریر سوامی دیانند جی مہاراج اس زمانہ میں اسلام کا آغاز ملک عرب میں ہوا۔ گویا اسلام کے نزول کے وقت ہند میں وام مارگی۔ بدھ۔ جینی۔ ہمہ اوستی۔ لنگ پرست۔ مندرجہ بالا خرابیوں اور بدچلنیوں کے ساتھ موجود تھے۔ ان خرابیوں کی موجودگی میں آریہ ورت کو ایک ایسی تعلیم کی ضرورت تھی جو ان کو خالص توحید کا سبق دیکر ان خرابیوں کو دور کرے

امرت کے ایڈیٹر کا سکھ گورؤں پر فضول الزام!

امرت کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ سکھ گورؤں میں پریم بھگتی اور گورو کی سیوا بڑے زوروں پر اور مضبوطی کیساتھ پائی جاتی ہے اور وہی گدی کا مستحق سمجھا جاتا رہا ہے جو زیادہ گورو سیوا میں بڑھا ہوا ہو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ امرت کے ایڈیٹر نے ایسا فضول اور بیجا سوال کیوں کیا۔ کیا وہ زیادہ انعام کا مستحق ہوگا جو زیادہ بے ادب ہو یا وہ جو زیادہ گستاخ ہو۔ کیا امرت کے ایڈیٹر کو منوجی مہاراج کا گورو کے متعلق ایدیش بھول گیا جہاں لکھا ہے کہ اگر گورو بیٹھا ہو تو چیلا کھڑا رہے گستاخ آدمی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

سکھوں کی بیداری

آجتک سکھ دھرم کے خلاف جسقدر کتابیں لکھی گئی ہیں اب چیف خالصہ دیوان نے ان کتابوں کے جواب دینے کیلئے حسب ذیل آدمیوں کی کمیٹی قائم کی ہے۔ (۱) سردار

KHILAFAT LIBRARY

کاہن سنگھ جی نابھہ ۲۹) بھائی موہن سنگھ جی ترنتارن (۳) بھائی کرم سنگھ جی مورخ (۴) بھائی جودھ سنگھ ایم۔ اے (۵) بھائی بیر سنگھ فیروز پور (۶) بھائی ایشور سنگھ ترنتارن (۷) سردار گورنجش سنگھ صاحب اکولا (۸) بھائی امر سنگھ راہو (۹) سنت گورنجش سنگھ پٹیالہ (۱۰) بھائی ویر سنگھ امرتسر یہ سکھوں کی بیداری کے نشان ہیں۔ کیا کبھی ہم لوگوں کے دلوں میں بھی یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ اسلام کے خلاف جسقدر کتابیں۔ لکھی گئی ہیں ان کے جوابات دینے کیلئے کمیٹی بنائی جائے۔ حالانکہ اسلام کے برخلاف کتابوں کی تعداد ہزاروں سے کم نہیں ہوگی۔

گورو کل کسطرح ترقی کر رہا ہے

اس سے پہلے گورو کل میں طلباء کو فارسی۔ عربی وغیرہ کے پڑھانے کا باقاعدہ انتظام ہے صرف پال زبان کی کمی تھی۔ اب گورو کل کے زمانہ شناس ناظموں نے اس کے لئے بھی انتظام کر دیا ہے برخلاف مسلمانوں میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں دینیات کے سکول ہونگے۔ مگر کسی میں یہ بات نہیں کہ طلباء کو ہندی وغیرہ زبان سے آگاہ کیا جائے۔ ایک دینیات کی جماعت کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ وہ ہندی اور گورمکھی وغیرہ پڑھنے کیلئے کتابیں لیکر زید اور بکر کے پیچھے دیوانہ وار دوڑتے پھرتے ہیں۔ مگر ان کے ناظموں میں یہ ہمت نہیں ہے کہ کسی استاد کو مقرر کر دیں جس سے طلباء در در کی ٹھوکر پانے سے بچ جائیں ایک طرف ہمارا یہ دعوی کہ ہمنے تمام قوموں میں تبلیغ کرنی ہے۔ دوسری طرف یہ بڑی ہوئی سستی اور لاپرواہی کہ طلباء بدوں استاد کے چھٹی رساں کی طرح گھر گھر دستک دیتے پھریں۔ تعجب! حیرت!!!

مسلمانان بریلی کو غفلت سے جگانیکے لئے بیس ہزار روپیہ کی سزا کی چوٹ!

بریلی سے مخرب ہرے بھرے شاہ رم کے مزار اور مسجد کی دردناک داستان دبدبۂ سکندری میں چھپی ہے۔ اس کا قصہ بہت طویل ہے اور نہایت جگر خراش ہے۔ قریبًا دو سو سال سے یہ مزار اور مسجد چلی آتی ہے۔ غدر کے بعد بعض مریدوں نے مصارف مسجد و مزار کے لئے دوکانیں تعمیر کرلیں۔ لیکن خائن متولی نے جنکی تعداد آجکل اور بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ ان کو رہن کر دیا آخر نیلامی تک نوبت پہنچی۔ اور ایک سنگدل مہاجن نے خرید لی۔ غیرتمند مسلمانوں نے معاوضہ دیکر مسجد کو اس کے پنجہ سے نکالنا چاہا۔ لیکن وہ راضی نہ ہوا۔ آخر حاکم حقیقی کے غیور فیصلہ سے اس کا وجود نکالا۔ وہ اسی غم میں مر گیا اسکی بیٹی نے جو نہایت رحم دل اور خدا ترس تھی مسجد کو واگذار کر دیا۔ مگر متولین کی ہدایتوں اور غرضیوں کی وجہ سے پھر ایک لکھ پتی بنئے نے قبضہ کرلیا۔ بنئے مذکور نے دوکانوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے منہدم کر کے مسجد کا ایک جزو بھی گرا دیا۔ مسلمانوں کی غیرت پھر حرکت میں آئی آخر دعوی ہوا۔ مہاجن مذکور نے اسی دوران میں مزار کی موجودگی سے بھی انکار کر دیا۔ لیکن بسوال اہل اسلام عدالت کے کھدوا کر اس قبر کو برآمد کرلیا۔ آخر چند بااثر آدمیوں کے درمیان پڑنے سے اس نزاع کی مصالحت اس طرح ہوگئی کہ سیٹھ صاحب کو بیس ہزار روپیہ ایک سال کے اندر ادا کر دیا جائے۔ یہ کوئی قیمت نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کی غفلت اور سستی کا ایک تاوان ہے۔ پچاسی روپیہ ماہوار کرایہ ہے اور ترقی کی بہت امید ہے اگر روپیہ ایک سال میں نہ دیا جائے گا۔ تو ان کو حق دوبارہ قبضہ کر لینے کا ہوگا۔ اور اب چونکہ مسجد اور مزار کا انتظام مولوی سید عبدالودود صاحب اور شیخ محمد حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ وغیرہ بااثر مسلمان اصحاب کے سپرد ہے اس لئے امید ہے کہ روپیہ ادا ہو جائیگا۔

مسٹر لائڈ جارج کا رجوع

مسٹر لائڈ جارج نے اپنی تقریر میں قیصر جرمن کے جوش کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تشبیہ دیکر جو نتیجہ نکالا تھا۔ اس سے تمام مسلمانوں کے احساس کو صدمہ پہنچا ایک قدرتی امر تھا مگر اب مزید مبصر الفضل میں یہ پڑھکر کہ انہوں نے لنڈن مسلم لیگ کے سکرٹری کو ایک چٹھی لکھی ہے کہ وہ فقرات جنمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کیگئی ہے میرے منہ سے تقریر کے زور میں نکل گئے اب مجھے اسپر افسوس ہے لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس تقریر کی اشاعت کے وقت یہ فقرات اس میں سے نکال دیئے جائیں گے امید کہ مسٹر لائڈ جارج یا سکرٹری صاحب مسلم لیگ لنڈن ان کی معذرت کو اخبارات میں شایع کرا دینگے امید کہ اس سے مسلمانوں کے احساس کو جو صدمہ پہونچا ہے۔ اسکی خاطر خواہ تلافی ہو جائیگی

البانیہ کیطرف سے اپنے نئے بادشاہ اسد پاشا کا خیر مقدم!

گذشتہ ۵ اکتوبر کو عہد بادشاہ البانیہ اسد پاشا پوری فتحیابی کے ساتھ نہایت تیزی سے پایۂ تخت البانیہ میں داخل ہوئے ہیں جسکے متعلق ٹریبلی کرانیکل کے نامہ نگار مقیم میلان نے جو کیفیت ارسال کی ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ اسد پاشا نے البانیہ میں وقت پہنچنے سے دو گھنٹہ پہلے دس ہزار مسلح سواروں کی فوج شہر کے خاص مقامات کا قبضہ حاصل کرنے کے لئے روانہ کی جسکے بعد مجلس سینٹ البانیہ کے ایک ڈیپوٹیشن نے پاشا مذکور کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں قایم مقام گورنمنٹ کا صدر (پریسیڈنٹ) اور سپہ سالار افواج کے مناصب پر منتخب کیا۔ اور رعایائے البانیہ کیجانب سے اسد پاشا نے جو اعتماد حاصل کیا ہے اسکے لئے مبارکباد دی۔ اسی شام کو چاندنی رات میں اسد پاشا پیادہ شہر میں گشت کرنے نکلے۔ اس وقت ان کے ہاتھ میں صرف معمولی ہنٹر تھا۔ یہ ایک موقعہ پر ایستادہ ہوئے اور ڈپلومیٹک جماعت نے بھی آپ کو سلام کیا۔ ہیرن اولے اولے وزیر اطالیہ نے جس وقت سلام کیا تو اسد پاشا نے بآواز بلند کہا کہ پانچ ماہ پیشتر جبکہ میں ایک سازش کا شکار ہو رہا تھا۔ تو اسوقت اٹلی کے ایک فوجی افسر نے میری جان بچائی تھی۔ وہ دن مجھ کبھی فراموش نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس دن اٹلی کے بحری بیڑے نے مجھے پناہ دی۔ نیز آزادی کے خواہشمند سرزمین اٹلی نے جلاوطنی کے وقت میری ہمدردی آمیز مہمانی کی تھی۔ جدید آسٹرین قنصل ہیر کرول کو مخاطب کر کے کہا کہ موجودہ جنگ کی بابت میری ہمدردی تمہاری جانب ہے۔ اب میں سرویہ کے ایک بڑے مقام نیش سے آرہا ہوں جہاں بیس ہزار آسٹرین قیدی میں نے دیکھے ہیں یہاں تمہارے افسر پرن مورنتل کے نہ دیکھنے سے سخت افسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھے اسکے ساتھ بہت کچھ حساب کتاب کرنا تھا۔ بعد ازاں جدید شاہ نے سلطان المعظم ٹرکی کو بطور خلیفۃ المسلمین سلام کیا۔ اسد پاشا نے اس امن و امان قایم رکھنے کیلئے لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آئندہ آپ ترقی میں مددگار ہوں گے۔ اخیر میں رات کے وقت رعایا نے خوشی کا نعرہ لگایا۔ کہ ہمارے جدید شاہ امجد کی عمر دراز ہو۔ اسد پاشا نعرہ خوشی کے درمیان محل شاہی میں داخل ہوا۔ اور اول پرائیویٹ سیکرٹری اور پھر پرنس آف وید کے بستر پر خواب استراحت فرمایا (پیسہ)

KHILAFAT LIBRARY

مسلمانوں کیلئے ہمت کی ضرورت ہے

پچھلے پرچہ میں ہم نے آریہ مسافر کے ایک نامہ نگار کا ایک مضمون درج کیا تھا اور ہمیں نامہ نگار کی اس رائے سے قطعی اتفاق ہے کہ اقوام جنکو ہم ادنیٰ اور رذیل سمجھتے ہیں وہ محض ہماری لاپرواہی اور بے توجہی سے علیحدگی ہونے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہیں۔ ہندوؤں میں خواہ وہ اپنے آپ کو آریہ ہی کہلاتے ہوں مگر اونچ نیچ کا سوال اور اعتبار کا زبردست اثر موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جسقدر شدھیاں آریہ سماج نے کیں رشتہ ناطہ کے وقت فیل ہو گئے۔ اور انہیں برابری کے حقوق نہ دے سکے۔ جس سے اس دلشکنی کی وجہ سے انہیں دوبارہ اپنے ابائی مذہب کی راہ لینی پڑی۔ عیسائیوں میں بھی کالے گورے کا زبردست امتیاز موجود ہے۔ ہاں = خوبی اور بے لوث مساوات اگر پائی جاتی ہے تو صرف اسلام میں۔ اگرچہ مسلمانوں نے ہندوستان میں آکر ہندوؤں کی دیکھا دیکھی کرایہ کی شرافت خریدلی اور اپنے برابر کسی اور کو نہ سمجھنے لگے۔ جو مسلمانوں کے زوال کا پہلا زینہ تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اچھے سے اچھے نو مسلم

ہم اور ہمارے بزرگان سلف

کیا تھ غریب سے غریب .... مسلمان بھی برضا و رغبت شادی اور رشتہ وغیرہ کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا۔ البتہ گیدڑ والا پروانہ دیکر در در کی ٹکر گدائی سے بیغیرتی کی تعلیم دیجاتی ہے اس سے بڑھکر ہم کسی قوم کے زوال اور مذہبی حس سے لاپرواہی اور کنارہ کشی کا اندازہ اور کیا لگا سکتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ عوارض ہیں اور ہمارے اباء اجداد اور بزرگان سلف میں کثرت سے ایسے نمونے موجود ہیں کہ شہنشاہوں نے غلام مسلمان شدہ کیا تھ رشتہ ناطہ کرنے میں طرفۃ العین کیلئے دریغ سے کام نہ لیا۔ اب اس گئے گذرے وقت میں بھی مسلمانوں میں ضرور ایسے ایسے دین پر قربان ہونیوالے بزرگ ملینگے۔ جو ادنیٰ سے ادنیٰ نو مسلم کو بھی اپنے گوشت کا پوست سمجھکر اسے گلے سے لگانیکے لئے تیار ہوں۔ سو ادنیٰ اقوام میں بحیثیت متنزی کے کوئی مذہب کامیاب ہو سکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ صرف ہمت کی ضرورت ہے ہمارے سامنے ایک وسیع میدان خالی پڑا ہے ضرورت ہے کہ ہم چستی سے بڑھیں۔ اور وسیع میدان میں لہلہاتی ہوئی کھیتی کی حفاظت میں مشغول ہو جائیں

قحط کا خطرناک اثر مذہبی نکتہ خیال سے

لوگ کہتے ہیں کہ عیسائیوں میں خیرات کا مادہ ہندو یا مسلمانوں کی نسبت کم ہے یہ خیال ہی خیال ہے۔ جبکہ خدانخواستہ قحط پڑ جائے تو اس کے بعد آپ دیکھ سکتے ہیں کہ عیسائیوں کی تعداد کسقدر بڑھی۔ چونکہ اب بھی ہماری شومئی قسمت سے قحط کے آثار نمایاں ہیں۔ آپ دیکھینگے کہ اس قحط میں عیسائی اپنے کسطرح دارے نیارے کرتے ہیں۔ اور عیسائیوں کی تعداد میں کسقدر اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ہندو اور مسلمان چاہتے ہیں کہ ان کے مذہب اور قوم کے اعضاء اس قحط میں لوٹے نہ پاویں تو انہیں چاہیئے کہ وہ فوراً غربا کے لئے قحط فنڈ کھولدیں۔ ورنہ بعد میں سوائے کف افسوس ملنے کے اور کچھ نہیں بن سکیگا

ہندو قوم میں سخت تحریر و تقریر کی عادت کس نے ڈالی

سناتن دھرم پرچہ لدھیانہ امرتسر لکھتا ہے :- کہ سخت تقریروں و تحریروں کی خوفناک عادت آریہ سماج کی بدولت ہندو جماعت میں بھی آنے لگی۔ جس کے نقصان ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ ہندو قوم میں نا اتفاقی پھیلا کر بھائی کو بھائی سے لڑا دیا۔ اگر یہانتک ہی اکتفا کی جاتی تو بھی شاید دھرم آتما چونک پڑتے اور سماجیوں کو انکی غلطی سے آگاہ کیا جاتا۔ لیکن ہمارے نادان دوستوں نے اپنے سدھانتوں کے پرچار کی امنگ میں ساری ہندو قوم میں ایک بیجا مذہبی جوش پھیلانے کی کوشش کی مگر ہم سناتن دھرم کے ایڈیٹر سے یہ سوال کرتے ہیں کہ رگوید اور یجروید میں متعدد اس قسم کے منتر پائے جاتے ہیں کہ ادھرمی پاپیوں کو نشٹ کر دو۔ غرق کر دو یہ کرو وہ کرو وہ کس کی بدولت ویدِ مقدس میں آئے اور اگر سوامی جی نے ویدوں کے ان احکام کی اشاعت کرنی چاہی تو اس میں قصور کسکا امید کہ سناتن کا ایڈیٹر ذرا سوچ سمجھکر اس کا جواب دیگا۔

ہندو قوم میں چھوت چھات کسطرح کم ہو سکتی ہے

سناتن دھرم کا ایڈیٹر لکھتا ہے :- کہ ہندو جو ظاہر صورت میں تو ہندو سومات کے پابند ہیں لیکن ان کے عملی حالات دیکھکر ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ یہ عملی ناہستک اور خطرناک شخص ہیں۔ خفیہ طور سے مانس کھاتے ہیں۔ نو غیر ہندو دیشاؤں کیساتھ سماگم کرتے ہیں ان کے ساتھ ملکر شراب پیتے ہیں اور بعض اوقات شراب کے نشہ میں مست ہوتے ہوئے الفت و محبت کے چکر میں آکر انہیں کیا تھ کھاتے پیتے ہیں اور جو ذرا پرہیز بھی کرتے ہیں وہ صبح صادق نوا کے نرٹ کے پیاس لگنے پر چوری یا صاف طور سے انہیں کے گھڑے کا پانی پیتے ہیں۔ یہ بڑے بڑے لالہ بابو رئیس تلک دھاری پنڈت تک ہوتے ہیں"

اس امر میں ایڈیٹر پرچارک کے ساتھ ہمیں بھی دلی افسوس ہے مگر پنڈت صاحب اس کا کیا علاج اب تو ہوا ہی ایسی چل پڑی ہے کہ لوگ ایک سے پار ..... جانیکے بعد بہرشٹ ہونیکی دقیانوسی خیالات کو چھوڑے جا رہے ہیں اچھا سولئے افسوس کے کیا چارہ ہے

کارخانہ کرپ جرمنی کی ایک نئی ایجاد

اخبار ہیمبرگ کے مراسلہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارخانہ کرپ کے ایک مینیجر نے ہالینڈ کے اخبار کے ایک فوجی نامہ نگار کو اطلاع دی ہے کہ آپ اب اس امر میں ذرا بھی شک نہ لائیں کہ اس کارخانہ میں محاصرہ کی توپیں ڈھل گئی ہیں۔ جنکے دہانہ ۱۷-۱۷ انچہ محیط کے ہیں یہ توپیں بار چلتی ہیں۔ ایک منٹ میں کئی فائر کر سکتی ہیں۔ اور دوسری معمولی توپوں کیطرح زمین پر کھینچی جا سکتی ہیں۔

آریہ سماج کے بعض اپدیشک

امرت کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ :- آریہ سماج کے بعض اپدیشک جو باہر آریہ سماجوں میں لیکچر وغیرہ دینے جاتے ہیں مگر نت نیم کیطرف سے اس قدر ڈھیلے ہوتے ہیں کہ دیکھکر حیرانی آتی ہے وہ اکثر سات اور آٹھ بجے سوکر اٹھتے ہیں اور کہیں جاکر ۱۰ بجے نہانے سے فارغ ہوتے ہیں۔ ہون کا نام ہی نہ لینا چاہیئے۔ سندھیا تک سے ان کو پریم نہیں۔ جس حالت میں یہ اپدیشک ہی ایسے لاپرواہ ہوں۔ اس حالت میں ان لوگوں پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

بحیرہ اسود میں ترکی بیڑا

ترکی بیڑے کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں ہر قسم کے مندرجہ ذیل جنگی جہاز معہ مقدار فوج و اسلحہ و طاقت و رفتار وغیرہ کے ہیں:۔

(ٹیبل شپ)	(ٹن)	(کس سنہ میں تیار ہوا)	(اسلحہ)	(رفتار بحری میل)	بحری فوج
گوئن	۲۲۶۴۰	۱۹۱۲ء	۱۰ تو پیں ۱۱ انچ	۲۸۰ میل	۱۰۱۳
اثر توحیق	۴۶۶۳	۱۸۷۰ء	۳ تو پیں ۹٫۵	۱۳ "	۳۰۰
خیر الدین بربرو	۹۹۰۱	۱۸۹۴ء	۶ تو پیں انچ	۱۷ "	۰۰۰
مسعودیہ	۹۱۲۰	۱۸۷۶ء	۱۲-۳٫۹	۱۷ "	۶۰۰
ترقوت رئیس	۹۹۰۱	۱۸۹۳ء	۶-۱۱ "	۱۷ "	....
(کروزر وغیرہ)	-	-	-	-	-
پسو	۴۵۰۰	۱۹۱۴ء	۱۲ ۱۴	۲۷ "	۳۷۳
برق سطوت	۷۴۰	۱۹۰۶ء	۴-۵٫۵	۲۲	۳۰۰
مصیبت نما	۱۹۶۰	۱۸۹۲ء	۳ تو پیں ۵٫۹	۱۴	....
لطف ہمایون	۱۳۱۳	۱۸۹۴ء	۴-۶ "	۱۳	۱۳۰۰
حمیدیہ	۳۲۳۲	۱۹۰۴ء	۲ " ۶	۲۲	۳۰۰
پمک شوکت	۷۴۰	۱۹۰۶ء	۲ " ۴	۲۲ "	....
پلنگ دریا	۷۴۰	۱۸۹۱ء	۲-۴ "	۲۰ "	۱۱۱

اس کے علاوہ اور کئی اگنبوٹ اور ڈسٹرائر ہیں جنمیں سے ایک معقول مقدار فرانس سے بنوائی تھی اور کچھ بڑی جنگی کشتیاں ہیں جو بہت کارآمد ہیں۔

یہودیوں کی فوج

بیان کیا جاتا ہے کہ آجکل لنڈن میں برطانوی یہودیوں کی بھی ایک فوج طیار کی جارہی ہے اس کے علاوہ تقریباً ایک ہزار یہودی پہلے ہی برطانیہ کیطرف سے میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ اس سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ برطانیہ کا ایک راج ہر قوم مذہب و فرقہ کے لوگوں کیلئے کیسا مقبول ہے۔

مجرب نسخے

سرمہ:۔ پھٹکری ۱ ماشہ، ماشہ۔ ہر روز گنگا پانی ۱ ماشہ۔ چاسکو ۱ سیر پانی ۱ ماشہ۔ آب مقطر ۵ تولہ ان سب کو کھرل میں ڈال کر ست یوم تک پیسو۔ تب چھوڑ دو۔ جب سرمہ سا ہو جاوے۔ پھر کسی شیشی میں ڈال رکھو اور رات کو سوتے وقت دو دو یا تین تین سلائیاں لگاؤ۔ کچھ لگتا ہے۔ بہت مفید ہے

جریان و احتلام: ادرک کی ایک موٹی سی گرہ لیکر اسکے خول کر کے اس میں ۱ ماشہ افیون خام بھر کر آرد ماش کے پیڑہ میں لپیٹ کر بھوبھل میں چار پانچ گھنٹہ رکھیں پھر نکالکر

فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹسن کی زندگی کے مختصر حالات

لارڈ رابرٹسن کی وفات کی خبر ہم پچھلے پرچہ میں درج کر چکے ہیں۔ اب آپ کی زندگی کے مختصر حالات درج کرتے ہیں:۔

لارڈ موصوف ۱۸۳۲ء میں ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے ۱۹ سال کی عمر میں بنگال کے توپخانہ میں بطور نائب لفٹننٹ کے بھرتی ہوئے۔ ایام غدر میں لکھنؤ کے محاصرہ اور دہلی کے معرکہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ۱۸۶۷-۶۸ء کی مہم ابی سینیا میں شامل تھے۔ اور ۴ سال بعد مہم رشائی میں ۱۸۷۹ء میں مہم کورم کی کمانڈ پر تعینات ہوئے ۱۸۸۱ء میں کابل سے قندہار کا دلاور جنرل لارڈ رابرٹس نے کیا وہ جنگی تاریخ کا ایک مشہور کارنامہ ہے ۱۸۹۲ء میں وہ لارڈ بنائے گئے۔ اور ایک سال کے بعد ہندوستان کے کمانڈر انچیف سے سبکدوش ہو کر آئرش فوج کی کمانڈ پر تعینات ہوئے ۱۸۹۵ء میں جبکہ جنرل بلر ٹرنسوال میں ہزیمت اٹھا چکے تھے اور جبکہ لارڈ رابرٹس کا اکلوتہ فرزند میدان جنگ میں شہید ہو چکا تھا۔ آپ نے جنوبی افریقہ کی جنگ کی کمان سنبھالی اور تھوڑے ہی عرصہ میں لڑائی کی صورت بدلدی۔ انگلستان واپس آکر برٹش افواج کے کمانڈر انچیف کے عہدہ پر ممتاز ہوئے پارلیمنٹ نے انکی خدمات کا معاوضہ ایک لاکھ پونڈ نقد کی صورت میں دیا۔

ہندوستانی فوج آپ سے بہت محبت کرتی تھی کیونکہ وہ ان کی قدر بخوبی جانتے تھے ۴۰ سال تک آپ ہندوستان میں مختلف عہدوں پر تعینات رہے اور اپنی ۴۰ سالہ ہندی زندگی کے حالات خود قلمبند کر کے شائع کئے ہیں۔ غرضیکہ وہ ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان میں زندگی کا بڑا حصہ بسر کیا۔ اور آخر ہندوستانی فوج سے ملاقات کرتے ہوئے انتقال کیا۔

سالانہ جلسہ سر پر آگیا

ہمیں ابھی سے زور و شور کے ساتھ تیاریاں شروع کر دینی چاہئیں۔

اور ہمیں اپنے حال و قال سے دنیا پر اس امر کو ظاہر کر دینا چاہیئے۔ کہ احمدی قوم کا قدم ہر ابتلا میں ہمیشہ آگے ہی رہتا ہے۔ ابتلا بھی قوموں اور انسانوں کے امتحان کے لئے ہوتے ہیں۔ اگر ان ابتلاؤں میں انسان کا قدم مضبوط رہے تو پھر وہ مظفر و منصور ہے خزاں کا موسم بھی درختوں پر ابتلا کا ہوتا ہے مگر عزم کرو اس ابتلا کے بعد پھر ان پر بہار آتی اور وہ پھولوں اور پھلوں سے لد جاتے ہیں۔ ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ ہر دوست خود ہی سالانہ اجتماع سے مستفیض ہوں گے۔ بلکہ اپنے دوستوں کو بھی اس پاک اجتماع سے مستفیض کر کے دنیا پر یہ ظاہر کر دینگے کہ ابتلاؤں سے گھبرانے والے اور ہوتے ہیں۔

نور کیساتھ علی ہمدردی کا ثبوت

کچھ دنوں سے نور کی توسیع اشاعت کی رفتار بہت ہی دھیمی ہے نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بیجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے دوست تو دوست دشمن تک بھی اس کے معترف ہیں تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں کمال تن دہی سے تبلیغ میں مصروف ہے اس سے بڑھ کر اسکی مقبولیت کا اور کونسا ثبوت ہو سکتا ہے آریہ سماج کے متعلق مضامین کو سکھوں نے اپنے اخبارات میں لیا۔ اور سکھوں کے متعلق مضامین کو آریہ سماج کے اخبارات نے اپنے کالموں میں بڑی خوشی سے درج کیا۔ مگر اشاعت کے لحاظ سے نور کی حالت بیم و رجا میں ہے۔ حالانکہ برخلاف اس کے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ آریوں کا اخبار ہی لیا جاوے کسی کی اشاعت ہزار ڈیڑھ ہزار سے کم نہیں ہوگی اگر دوستوں کی سرد مہری کا یہی عالم رہا تو پھر آئندہ کے لئے شاید ہی کسی کو کام کرنیکا حوصلہ پڑے۔ نور کا آپ سے کوئی کڑا مطالبہ نہیں ہے صرف ایک یا دو خریداروں کا سوال ہے کیا ایک یا دو خریداروں کا پیدا کرنا بھی کچھ مشکل ہے صرف توجہ چاہیئے۔ نور کے وہ کونسے خریدار ہوں گے جنکے ایک دو دوست نہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہوں گے جنہیں نور ایسے بیغیر اخبار کی خریداری کے لئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے

جنگ کا خاتمہ کب ہوگا

یہ ایک سوال ہے جو ہر ایک فرد بشر کے دل میں رہ رہ کر پیدا ہوتا ہے۔ پیشتر سے لارڈ کچنر اور لارڈ کرزن نے جنگ کی طوالت کے متعلق تقریر کی تھی۔ اب وزیر اعظم مسٹر اسکوتھ نے پارلیمنٹ میں یہ فرمایا ہے

کسے اتنا ہی شک ہے کہ جنگ اسقدر ہی طول کھینچیگی جیسا کہ شروع کے وقت بعض لوگوں اندازہ لگایا ہتاگر تاہم یقیناً بہت دیر تک جاری رہے گی" صاف ظاہر ہے کہ جتنی دیر تک جنگ طول کھینچے گی۔ اتنا ہی لوگوں کو زیادہ مصائب میں گذر تا پڑیگا۔ لوگوں پر ان مصائب کے ڈھانے کا بوجھ جرمنی کے سر پر ہے۔ جس نے خواہ مخواہ میدان امن میں آتشبازی شروع کی۔

مدسی انگلینڈ فرانس کے وسایل وسیع ہیں۔ اور ان کے ساحل آزاد ہیں۔ ہر طرح کی مدد اور اعانت اور ذخیرہ بہ آسانی مہیا ہو سکتا ہے۔ مگر جرمن نے خواہ کتنا ہی جنگ کے سامان بہم پہونچا لیا۔ مگر ابھی سے قلت محسوس ہونے لگ پڑی ہے۔ موٹروں کے لئے پٹرول اور گولے بنانے کیلئے تانبہ اور جست ختم ہو گیا ہے۔ اور ڈنمارک سویڈن ناروے جہازوں سے مٹی کا تیل اور سامان خوراک امریکہ سے لانا شروع کر دیا ہے۔ جو پہلے کبھی اسقدر نہ لاتے تھے قیاس چاہتا ہے کہ یہ خریداری صرف جرمنی کے لئے ہی ہے۔ بہرحال ہمیں توقف رکھنی چاہیئے اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا رہنا چاہیئے کہ اے ابھی ہمارے شہنشاہ کی ظفر و نصرت سے یہ جنگ بہت جلد ختم ہو جائے

علامہ شبلی نعمانی کا انتقال پر ملال

نہایت رنج سے لکھا جاتا ہے کہ ۱۸۔ نومبر کو پندرہ روز کی علالت کے بعد اپنے وطن میں شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی نے انتقال کیا مولانا صاحب کے انتقال سے مسلمانان ہند کو خصوصاً اور ہندوستان کی علمی دنیا کو عموماً نقصان عظیم پہنچا ہے کہ جسکی تلافی مشکل ہو گی مولوی شبلی صاحب سرسید احمد خان۔ نواب محسن الملک وغیرہ کیطرح صرف علوم مشرقی سے ہی بہرہ یاب تھے مگر ان میں مضامین کو سلجھانے اور دلایل میں استدراک کی ایسی اعلیٰ درجہ کی قابلیت تھی کہ علوم جدیدہ کے ماہر اس پہلو میں ان سے بہتر کام نہیں کر سکتے۔ تاریخ اسلام پر روشنی ڈال کر انہوں نے اسے ہر دل عزیز بنانے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے معلوم نہیں کہ اپنے سیرت نبوی کی تصنیف سے ابھی فراغت حاصل کی تھی یا نہیں کہ جسپر آپ کچھ عرصہ سے مصروف تھے۔ دعا ہے کہ خداوند تعالےٰ انہیں جنت نصیب کرے۔

بلجیم میں ہلنسی کا نام و نشان نہیں

ایک امریکن مشربل نے جو خوراک کا بیلا جہاز لیکر برسلز کو اہل بلجیم کی مدد کے لئے گیا ہے بتلایا ہے کہ بلجیم میں کہیں ہنسی اور خوشی کا نام و نشان نہیں اس ملک میں اس حد تک مصیبت پھیلی ہوئی ہے کہ جو کچھ مبالغہ کیا جائے اس مصیبت کی واقعی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔ کھیت قبرستان بنے ہوئے ہیں ملک میں مردمیت کم نظر آتے ہیں۔ عورتیں اور بچے ڈر کے مارے اپنے شکستہ گھروں کے کھنڈرات میں پناہ گزین ہیں بچے اسقدر غم آلودہ ہیں کہ ان کے لبوں پر تبسم آ نہیں سکتا یہ حالت کس نے پیدا کی؟ جرمنی نے اس پر بھی کیا دنیا کبھی کہہ سکیگا کہ جرمنی ایک مہذب شائستہ اور عیسائی قوم ہے۔ بیشک بلجیم نے معاہدات کی پابندی کی وجہ سے جرمنی کو فوراً فرانس پر جھپٹنے نہیں دیا اور راستہ میں دیر لگا کر جرمنی کا کام بگاڑ دیا۔ مگر کیا بلجیم کی یہ سزا ہونی چاہیئے تھی

دول یوروپ کی بڑی طاقتیں

ذیل کے اعداد جنرل فان برن ہارڈی مشہور جرمن جنرل کی تازہ تصنیف جرمن اور آئندہ جنگ سے لئے گئے ہیں۔ ان اعداد سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اس وقت زیادہ سے زیادہ یوروپین سلطنت کے پاس کسقدر افواج میدان جنگ کے قابل ہیں:۔

برطانیہ عظمیٰ	۸۰۰۰۰۰
روس	۳۰۰۰۰۰۰
فرانس	۲۵۷۰۰۰۰
بلجیم	۱۰۰۰۰۰
سرویا	۱۰۵۰۰۰
	۷۷۷۸۰۰۰
جرمنی	۲۵۳۴۶۳۶
آسٹریا	۲۱۸۴۰۵۳
	۷۷۱۸۶۸۹
ڈنمارک	۷۲۰۰۰
سویڈن	۴۸۵۰۰۰
یونان	۲۹۲۰۰۰
اسپین	۴۰۹۲۳۳
اٹلی	۱۰۲۵۰۰۰
ترکی	۹۷۵۰۰۰
مانٹی نیگرو	۴۵۰۰۰
بالگیریا	۴۰۰۰۰۰
رومانیہ	۴۳۰۰۰۰
سوئٹزرلینڈ	۲۶۳۰۰۰
ہالینڈ	۱۹۰۰۰۰۰

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ برطانیہ کے اعداد صحیح نہیں ہیں۔ دس لاکھ فوج میدان جنگ میں جا چکی ہے۔ اور دس لاکھ اس وقت طیار ہو رہی ہے۔ ان اعداد کو دیکھتے وقت یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جن سلطنتوں کی نوآبادیاں، اور مقبوضات غیر ممالک میں ہیں۔ ان کو بہت سی فوج وہاں رکھنی پڑتی ہے اور حالت جنگ میں اس فوج وہاں رکھنی پڑتی ہے اور حالت جنگ میں اس فوج کو وہاں سے ہٹانا ممکن نہیں ہے۔ وہ تعدادی اعداد مندرجہ بالا میں شامل ہے اس لئے سمجھ لینا چاہیئے کہ کوئی سلطنت اپنی تمام و کمال فوج میدان جنگ میں نہیں لا سکتی اور اس کا ایک حصہ اس ملک کے اندرونی انتظام سرحد کی حفاظت نوآبادیوں اور غیر ملکی مقبوضات کی نگہداشت کے لئے رکھنا لازمی ہے۔ (روزانہ ہمدرد دہلی)

مسلمانان ہند اور ملک معظم کی تدر افزائی

ملک معظم نے افتتاح پارلیمنٹ کی سپیچ میں اپنی مسلمان رعایا کی نسبت فرمایا کہ انہیں معلوم ہے کہ ترکی نے برخلاف میرے مشورہ کے مجھ سے جنگ چھیڑی ہے اور میری مسلمان رعایا نے ثبوت اپنی وفاداری اور عقیدتمندی کے پیش کر رہی ہے۔ میں انہیں قدردانی اور شکرگذاری سے تسلیم کرتا ہوں۔ شکر ہے کہ مسلمانان ہندوستان اس نہایت مشکل اور خوفناک امتحان میں پوری اتری۔ اور ان کے جذبات وفاداری کی ملک معظم نے قدر فرمائی۔

ہوائی جہازوں کے جدید خطرناک الات

ہوائی جہازوں اب نئی قسم کا ہتھیار استعمال کرنے لگے ہیں۔ یہ ۶۔ انچ لمبے لوہے کے چھل ہیں اور قدرے خاردار۔ اگر چند سو فیٹ کے فاصلے سے بھی چھوڑے جائیں۔ تو سیدھے انسان کے جسم میں پیوست ہو جاتے ہیں۔ یہ پچاس آٹے ایک ترکش میں ہوتے ہیں اور تیروں کیطرح چھوڑے جاتے ہیں۔ جب فوج کوچ کر رہی ہو تو اس کے خلاف استعمال کرنے میں بڑے مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ نیز آسمان پر سے خندقوں میں بیٹھی ہوئی فوج کے خلاف چھوڑے جا سکتے ہیں۔

حضرت غزالیؒ کی نصائح کا ایک ورق!

KHILAFAT LIBRARY

نمبر (۳۱)

(گذشتہ سے پیوستہ)

جن میں سے پہلی گھاٹی ایمان کی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کیا ایمان ان گھاٹیوں میں سے گذرنے وقت سلب ہونے سے محفوظ رہ سکتا ہے یا نہ؟ اور گذر جانے کے بعد وہ مقبول ہوگا یا مردود۔ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خداوند کریم اپنے بندوں کو بروز قیامت فرمائے گا کہ میرے جنت میں میری رحمت سے داخل ہو جاؤ۔ اور اپنے اعمال کے بموجب اس کو بانٹ لو۔ اے بیٹا جب تک عمل نہ کروگے! بہشت کو نہ پا سکوگے +

عمل کا نتیجہ اور اجر

حکایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے سالہا سال عبادت خدا میں گذارے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ اس عابد کو فرشتوں پر ظاہر کرے۔ اس لئے ایک فرشتہ کو اسکی طرف بھیجا۔ اور اس نے جاکر اس عابد سے کہا کہ باوجود تمہاری اس عبادت کے اللہ تعالےٰ تمہاری طرف کچھ التفات نہیں فرماتا۔ عابد نے سنکر جواب دیا کہ ہم عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں پس ہمیں چاہیئے کہ عبادت کرتے رہیں۔ جب فرشتہ بارگاہ ایزدی میں واپس گیا۔ تو اس نے عرض کیا کہ یا خدایا تو اچھی طرح جانتا ہے کہ عابد نے کیا کہا ہے۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا کہ جب وہ ایسا شخص ہے کہ ہماری عبادت سے منہ نہیں پھیرتا۔ تو ہم اپنے کرم کے ساتھ اس سے اعراض کرینگے ملے گروہ ملائکہ تم گواہ رہنا کہ ہم نے اسے بخشدیا ہے۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَزِنُوْا قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا۔ یعنے اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔ پہلے اس سے کہ تمہارے محاسبہ لیا جائے اور اپنے اعمال کو تولو قبل اس کے کہ تمہارے اعمال (قیامت کے روز) تولے جائیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یقین کرتا ہے کہ بغیر کوشش کے بہشت میں پہونچ جائیگا وہ بے سود محنت اٹھاتا ہے۔ خواجہ حسن بصری رح نے فرمایا کہ بہشت کو بغیر عمل کے طلب کرنا بجائے خود ایک گناہ ہے۔ حقیقت اپنے اعمال کو نظر انداز کر دینے کا نام ہے نہ اعمال کو ترک کر دینے کا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْاَحْمَقُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔ یعنے دانا وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مطیع کیا اور ایسا عمل کیا جو موت کے بعد کام آئے اور بے وقوف وہ شخص ہے جو خواہشات نفس کے پیچھے لگتا ہے اور اللہ سے بہتری کی امید رکھتا ہے

حصول علم کی غرض

اے بیٹا تم بہت راتیں تکرار علم اور مطالعہ کتب کے لئے جاگتے رہے ہو اور نیند کو ملتوی تم نے اپنے اوپر حرام کیا۔ بتاؤ تو کس غرض سے تھا۔

اگر تمہاری غرض یہ تھی کہ تھوڑی بہت دنیا کا مال حاصل کرو اور دنیا کے مدارج پاؤ۔ اور اپنے ہمعصر اور ہم عمروں پر فخر کرو۔ تو افسوس ہے تم پر صد افسوس تم پر۔ لیکن اگر تمہاری غرض اس سے یہ تھی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو زندہ کرو اور اپنے اخلاق کو سنوارو اور نفس امارہ کو مغلوب کرو تو خوشخبری ہے تمہارے لئے خوشخبری ہے تمہارے لئے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے

سَهَرُ الْعُيُوْنِ لِغَيْرِ وَجْهِكَ بَاطِلٌ
وَبُكَاءُهُنَّ لِغَيْرِ فَقْدِكَ ضَائِعٌ

یعنے آنکھوں کی بے خوابی بغیر اس کے کہ تیرے دیدار کے انتظار میں ہو بیہودہ ہے اور آنکھوں کا رونا سوا اس کے کہ تیری جدائی میں ہو لاحاصل ہے۔ اے بیٹا خواہ کتنی مدت زندہ رہو۔ تمہارا انجام موت ہے اور جس کام کو تیرا دل چاہے کر! تجھے اس کی سزا یا جزا دیجائیگی۔ علم کلام و علم مناظرہ و علم طب و علم اشعار و علم نجوم و عروض و صرف کی تحصیل سے بجز تضییع اوقات کے تجھے کیا ہاتھ آیا۔ قسم ہے خداوند ذی الجلال کی کہ میں نے انجیل میں پڑھا ہے کہ جب مردہ تختہ پر رکھا جاتا ہے تو قبر تک پہونچنے تک خداوند اس سے چالیس سوال پوچھتا ہے۔ پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ اے بندہ تو نے اس حصہ جسم کو جو انسانوں کے دیکھنے میں آتا تھا کئی سال پاک رکھا۔ لیکن میرے دیکھنے کی جگہ یعنی دل کو ایک گھڑی کے لئے بھی پاک نہ کیا حالانکہ میں تیرے دل کیطرف دیکھتا تھا۔ اور فرمائیگا اللہ تعالےٰ تو غیروں کی خاطر کرتا رہا ہے حالانکہ تم کو میرا احسان گھیرے ہوئے تھا۔ کیا تو بہرا تھا کہ نہیں سنتا تھا۔

علم حقیقی کونسا ہے

اے بیٹا! علم بغیر عمل کے جنون ہے اور عمل بغیر علم کے ناممکن ہے اور واضح رہے کہ جو علم تمہیں گناہ سے دور نہیں کرتا۔ اور عبادت کیطرف راغب نہیں کرتا۔ کل کو تمہیں آتش دوزخ سے نہیں بچا سکیگا۔ اگر تم آج عمل نہ کروگے۔ تو تمہیں بروز قیامت کہنا پڑے گا کہ ہمیں واپس بھیجو۔ تاکہ ہم نیک عمل کریں۔ سو تب تمہیں یہ جواب دیا جائیگا۔ اے احمق تم اب ہوش میں سے تو آرہے ہو؟

عمل کا نتیجہ

اے بیٹا اپنی جان کو صرف کرنے میں علم سے کام لو۔ اور نفس میں انکسار پیدا کرو اور مرنے سے پہلے ارادی موت سے بدن کو مار دو۔ کیونکہ تمہارا اصلی مکان قبر ہے اور قبروں کے رہنے والے ہر لحظہ تمہارے انتظار میں ہیں۔ کہ تم کب ان کے پاس پہنچو گے دیکھنا ایسا نہ ہو کہ اُن کے پاس بغیر زادراہ کے جاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بدن تمہارے ہیں پرندوں کے یا اصطبل میں چارپایوں کے۔ سو تم سوچو کہ ان دونوں میں سے تم کیا ہو۔ اگر تم طائر بلند نشین ہو تو جو قت ارجعی کے نقارہ کی آواز سنو گے تو تم اوپر اڑ کر بہشت بریں میں جا بیٹھو گے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش خوشی سے جھوما۔

پناہ بخدا! اگر تم چارپاؤں سے ہو۔ جن کے حق میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا تو دنیا سے سیدھے دوزخ میں جاؤ گے بیفکر مت رہو +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادران السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔

اس سال جو زلزلہ جماعت احمدیہ پر آیا اس سے آپ صاحبان بخوبی آگاہ ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو تباہی سے بچایا۔ اور سخت خوف کے بعد پھر اس کو ایک امام کے ماتحت جمع کر کے تفرقہ اور پریشانی سے بچا لیا۔ اب ایک ایسا موقعہ قریب آگیا ہے جب دنیا پر یہ ظاہر ہو جائیگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس زلزلہ عظیم سے محفوظ نکل آئی ہے وہ موقعہ سلانہ جلسہ کا موقعہ ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہ جلسہ اتقدر شان اور رونق سے ہوگا کہ دشمن دیکھکر مایوس ہو جاوینگے۔ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے موقعہ پر دشمنوں کو یہ امید ہوئی تھی کہ اب یہ سلسلہ ٹوٹ جائیگا لیکن جب انہوں نے خلیفہ اول کے وقت کا پہلا جلسہ ہی دیکھا تو انکی امیدیں خاک میں مل گئیں۔ اب انہوں نے دیکھا ہے کہ سلسلہ احمدیہ پر دوسرا خطرناک زلزلہ آیا ہے اور اس زلزلہ کے بعد پھر ان کو امیدیں پیدا ہو گئیں کہ اگر پہلے زلزلہ سے یہ جماعت شکستہ نہیں ہوئی تھی تو موجودہ زلزلہ سے تو ضرور یہ جماعت متفرق ہو کر پاش پاش ہو جائیگی۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کیا تھا بے دوسری دفعہ ان کو ایسی ہی مایوسی حاصل ہوگی۔ جیسی کہ پہلی دفعہ حاصل ہوئی تھی اور ان کو معلوم ہو جائیگا کہ چند آدمیوں کے جدا ہونے نے اس سلسلہ کو ذرا بھر بھی نقصان نہیں پہونچایا۔ بلکہ ان لوگوں کی جدائی نے اس جماعت میں تازہ روح پھونکدی ہے اور نیا جوش پیدا کر دیا ہے۔ اسلئے میں اس تحریر کے ذریعہ اپنے احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس موقعہ پر اپنی وحدت اور جمعیت کا پورا نقشہ دنیا کو دکھائیں تمہارے دشمنوں کی آنکھیں اس جلسہ سالانہ کی طرف لگی ہوئی ہیں اور وہ آنیوالے جلسے میں گذشتہ زلزلہ کے آثار دیکھنے کے منتظر ہیں پس تم ان کو یہ دکھا دو کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہر کہ یہ سلسلہ انسانی سلسلہ نہیں بلکہ خدائی سلسلہ ہے اور خدا کا ہاتھ اسکی حفاظت کر رہا ہے اور کوئی طوفان اس سلسلہ کو نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ دشمن کو اپنی طاقت کا دکھانا بھی ایک ثواب کا کام ہے۔ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ ایک جنگ کے موقعہ پر اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ سے فرمایا کہ اس قسم کی چال یوں تو خدا تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے اور خدا تعالیٰ ایسی چال سے نفرت کرتا ہے مگر اس موقعہ پر یہی چال خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اور وہ اسکو دیکھکر خوش ہے۔ کیونکہ اسکی یہ چال تکبر کیوجہ سے نہیں ہے بلکہ دشمن کے سامنے اپنی طاقت کے اظہار کی نیت سے ہے۔ پس تم بھی آنیوالے جلسہ کے موقعہ پر سلسلہ کے تمام بدخواہوں کو اپنی طاقت وحدت اور جمعیت کا نظارہ دکھا دو عاشقوں کیطرح قادیان کیطرف دوڑو اور دیوانوں کیطرح مقدس زمین کو آکر چومو اور دنیا کو دکھا دو کہ

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

چاہیے کہ دشمن تمہاری محبت کو دیکھکر شرمندہ ہو جاویں۔ اور لوگ تمہارے عشق کا مشاہدہ کر کے حیرت میں ڈوب جائیں اور تعجب سے کہیں کہ یہ کیا ہی عجیب قوم ہے کہ ہر ایک ابتلا کے وقت یہ آگے ہی قدم بڑھاتی ہے اور سخت سے سخت زلازل سے بھی انکی استقامت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اور وہ حیرت زدہ ہو کر کہیں کہ معلوم نہیں کہ مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی کیا جادو کر دیا ہے دیوانوں کیطرح قادیان کیطرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ پس میری التماس آپ صاحبان کیخدمت میں یہ ہے کہ آپ خود بھی جلسہ میں شریک ہونے کی کوشش کریں اور دوسرے احباب کو بھی شامل ہونے کی ترغیب فرمادیں۔

دوسرا سوال جسکیطرف آپ صاحبان کی توجہ کا پھیرنا ضروری ہے وہ اخراجات کا سوال ہے جلسہ کیلئے ہر ایک چیز کا قبل از وقت مہیا کرنا ضروری ہے۔ جسکے لئے روپیہ کیضرورت ہے۔

مراسلت

سیونگ بنکوں میں سود نہ لینے والے مسلمانوں کی امانتیں۔

بعض مسلمان ڈاکخانوں کے سیونگ بنکوں میں روپیہ تو جمع کراتے ہیں لیکن شرعی احتیاط کی وجہ سے سود نہیں لیتے۔ اسپیریل کونسل کے اجلاس منعقدہ ۱۶۔ ستمبر میں ان امور پر روشنی ڈالی گئی کہ ۱۸۹۳ء سے ۱۹۱۱ء تک کسقدر مسلمانوں نے کتنی رقم بلا سود جمع کرائی اس رقم کا اٹھارہ سال کے عرصہ میں کسقدر سود ہوا۔ اور یہ رقم سود کی کہاں صرف ہوگئی۔ ان امور کے متعلق جو شمار و اعداد ظاہر کئے گئے ہیں وہ نہایت دلچسپ اور قابل غور ہیں اور قارئین کرام کے تفنن طبع کیلئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

۱۸۹۳ء میں ایسے مسلمانوں کی تعداد جنہوں نے اپنی امانتوں کی مجموعی رقم تین کروڑ چھیاسٹھ لاکھ تھی ۱۹۱۱ء میں یعنے ۱۸ سال کے بعد مسلمان جمع کنندگان کی تعداد میں پانچہزار نواسی کا اضافہ ہو کر انکی تعداد بجائے چار ہزار تین سو اکسٹھ کے ۹ ہزار چار سو پچاس ہو گئے۔ بلا سودی امانتوں میں تین کروڑ آٹھ لاکھ کی

اماتوں کا کل سود ۶۔ لاکھ چوراسی ہزار روپیہ ہوتا ہے گورنمنٹ نے کمال شفقت و تلطف حسبدانہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ یہ چھ لاکھ چوراسی ہزار سود کی رقم مسلمانوں ہی کی فلاح و نجاح اور سود و بہبود میں صرف ہوگی۔

سود خواری سے اخلاقی روح کو بیحد صدمہ پہنچتا ہے اسی بنا پر انبیاء علیہم السلام نے اپنے پیروؤں کو اس سے باز رہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ تورات و انجیل کو بغور مطالعہ کرنیسے یہ امر روز روشن کیطرح ثابت ہو سکتا ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سود سے حسب ذیل خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جنسے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں (۱) پولٹیکل اکانومی کے رو سے بجائے اسکے کہ روپیہ عام ملک میں پھیل کر سرسبزی پیدا کرے صرف چند اشخاص میں محدود (۲) اس سے قوم میں سستی و کاہلی کا مادہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ بجائے اسکے کہ وہ کسب معاش کے لئے کوئی محنت کرے اس کا روپیہ بلا کام کرتا ہے (۳) سود سے اخلاقی حالت کو نہایت نقصان پہونچتا ہے۔ مہربانی و شفقت کی روح معدوم ہو جاتی ہے۔ انسان سنگدل و بے رحم بنجاتا ہے (۴) سود خوار بلا استحقاق روپیہ حاصل کرتا ہے جو درحقیقت ظلم ہے۔

(۵) سود خوری میں بکر و حیلہ نہ ہو ... تو مفاد بہت

یہ امر بوجا حسن پایہ ثبوت کو پہونچ سکتا ہے اس سے انکار نہیں کیا سکتا کہ سود سے حسب ذیل خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جنسے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں (۱) پولٹیکل اکانومی کے رو سے بجائے اسکے کہ روپیہ عام ملک میں پھیل کر سرسبزی پیدا کرے صرف چند اشخاص میں محدود (۲) اس سے قوم میں سستی و کاہلی کا مادہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ بجائے اسکے کہ وہ کسب معاش کے لئے کوئی محنت کرے اس کا روپیہ بلا کام کرتا ہے (۳) سود سے اخلاقی حالت کو نہایت نقصان پہونچتا ہے۔ مہربانی و شفقت کی روح معدوم ہو جاتی ہے۔ انسان سنگدل و بے رحم بنجاتا ہے (۴) سود خوار بلا استحقاق روپیہ حاصل کرتا ہے جو درحقیقت ظلم ہے۔

(۵) سود خوری میں بکر و حیلہ نہ ہو ... تو مفاد بہت

زیادہ ہے۔ مال کی کثیر مقدار بھی اس کو قلیل معلوم ہوتی ہے استغناء قناعت سے جو تمام اخلاقی محاسن کی سنگ بنیاد ہے سود خوار معرا ہوتا ہے۔ ان تمام وجوہ کی بنا پر اسلام نے اپنے متبعین کو سود خواری سے نہایت شدت کیساتھ ممانعت فرمائی اور اسکے خلاف ورزی کو خدا اور رسول سے جنگ قرار دیا فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ (پارہ ۳ سورۃ البقرہ ۳۹) اور اگر سود خواری سے باز نہیں آتے تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے ہوشیار ہو رہو۔ پس ارباب ثروت مسلمانوں کیلئے احتیاط کی راہ یہی ہے کہ سود کے لین دین سے قطعی احتراز و اجتناب کریں۔ اگر کسی کے واسطے روپیہ کا بہتر یہی مصرف ہو سکتا ہے کہ اس کو تجارت و مضاربت پر لگائیں اس کے دو فائدے ہوں گے ایک تو ان کا روپیہ بیکار نہ پڑا رہیگا اس سے وہ خود نفع اٹھائیں گے دوسرے بیکار اخوان ملت کے ذریعہ معاش کیصورت نکل آئیگی

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ ایک سود کی وہ قسم ہے جو لینا پڑتا ہے مثلاً ریلوے اور بعض دیگر محکموں کے ملازمین کی تنخواہ سے کچھ رقم وضع کیجاتی ہے اور اس پر بونس اور سود ملتا ہے اسی طرح بینک کا سود ہے اسکی نسبت مولانا المولوی حکیم نورالدین صاحب مرحوم مغفور کی رائے جو ان کے روزانہ درس کے نوٹس سے ماخوذ ہے حسب ذیل ہے:۔ اسے مال غنیمت

KHILAFAT LIBRARY

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے یہ سنا تھا کہ انجمن کے اکثر چندے مقروض ہیں گذشتہ سال بھی آمد کی کمی کی وجہ سے اخراجات کا بوجھ مشکل ہو گئے تھے۔ چنانچہ کئی ہزار روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح کی سرفت قرض لیا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس قرضہ کا بڑا حصہ تو ادا ہو گیا ہے مگر اخراجات کی وجہ ہو ایسے ہی وقت اب بھی محسوس ہو رہی ہے۔ جیسی کہ گذشتہ سال۔ بلکہ اس سال چونکہ گذشتہ قرضہ بھی ادا کرنا تھا اور حضرت صاحبؑ کی علالت اور وفات کی وجہ سے مہمانوں کی بھی کثرت سے آمد و رفت رہی اور پھر اس کے ساتھ جماعت میں بعض دوستوں کی بدولت ایک فتنہ برپا ہو گیا۔ اسلئے انجمن کے کارکنوں کو گذشتہ سال کی نسبت زیادہ دقت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اب جبکہ وہ دقتیں ابھی باقی ہیں۔ جلسہ کے لئے انتظام کرنے کی ضرورت پیش آگئی ہے۔ جسکے لئے اڑھائی تین ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ پس دوستو اب آپ کو دوہری ہمت کرنی پڑے گی نہ صرف جلسہ کے انتظام کیلئے فوراً اڑھائی تین ہزار روپیہ فراہم ہونا چاہیئے بلکہ موجودہ مشکلات کے حل کرنے کے لئے بھی اس وقت دس ہزار روپے کی ضرورت ہے اور ماہوار چندے ماہواری اخراجات ادا کرنے کے لئے اسکے علاوہ ہونے چاہیئے۔ اگر آپ صاحبان اس روپیہ کے فراہم کرنے کیلئے کمر ہمت باندھیں گے تو خدا تعالیٰ خود آپکی مدد فرمائیگا۔ اور آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ وما تنفقوا من خیر یوف الیکم وانتم لا تظلمون ۔

شیر علی

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۳ نومبر ۱۹۱۳ء

ہوس آف لارڈز میں لارڈ کچنر وزیر جنگ انگلستان نے بیان کیا کہ فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹس آخر دم تک ہندوستان اور ہندوستان کی سپاہ میں بدرجہ غایت دلچسپی لیتے رہے اور ہندوستانی سپاہ کو میدان جنگ فرانس میں دیکھنے کی غرض سے انہوں نے یہ آخری سفر اختیار کیا تھا۔

لارڈ کرزن نے بھی متوفی فیلڈ مارشل کی تعریف کی۔ لارڈ کریو نے کہا کہ ہندوستان لارڈ رابرٹس کی وفات پر سخت رنج و تاسف کا اظہار کریگا۔ متوفی لارڈ کی آخری ملاقات کی بلد ہندوستانی فوج کے دل سے کبھی محو نہ ہوگی۔

پٹرو گریڈ۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ اسیجولا اور ورٹہ نامی دریاؤں اور زسٹوسوا کراکو لائن پر جنگ نے نہایت بے باکانہ صورت اختیار کی ہے جو کبھی جارحانہ اور کبھی مدافعانہ پیرایہ میں رونما ہو رہی ہے۔ ہم مشرق جرمنی کے مورچوں پر جمع کر رہے ہیں۔ اور ان کا ایک حصہ ہم نے فتح کر لیا ہے۔ اگر برگ کے مشرق میں سارٹ ہے چار میل کی مسافت پر ہم نے بودلنو اور پرکرنامی خلیجوں کے درمیان بھی ہم نے راستے پر قبضہ کر لیا ہے۔ انیس توپ اور کئی سو قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔ مغرب گلیشیہ میں ہمارے جارحانہ حملے جاری ہیں۔

مورچوں کو شاندار طور سے واپس لینا۔ صیغہ پریس اعلان کرتا ہے کہ کل تیسرے برٹش ڈویژن پر توپخانہ اور پیدل سپاہ نے سختی سے حملہ کیا۔ لڑائی کا زور دو پلٹنوں پر پڑا جنکو گولہ باری سے خندقوں سے نکال دیا گیا۔ مگر انہوں نے پریشان طریقہ سے پھر اپنے مورچے واپس لے لئے اور جواب میں حملہ کر کے دشمن کو بے ترتیبی سے پسپا کر دیا۔

مسلسل گولہ باری۔ پیرس گذشتہ شام کی مراسلت مظہر ہے کہ اس روز محاذ کے شمال میں نہایت سخت اور مسلسل گولہ باری ہوتی رہی جرمنوں نے علاقہ سینٹ ہبل میں شاون کورٹ کے مغربی حصے کو سرنگ لگا کر اڑا دیا دیگر مقامات میں کوئی قابل ذکر وقوع میں نہیں آیا۔

برف باری۔ فلنڈرز میں کچھ برف پڑی ہے۔ وجہ المفاصل اور نمونیا کا زور ہے۔

جنگ ایسن۔ پیرس کی مطبوعہ مراسلت سے مترشح ہوتا ہے کہ فلنڈرز میں بالعموم اور بحر شمالی سے لزنک بالخصوص سخت آتش فشانی ہوئی۔ ادئس اور ایسن کے مابین پیدل سپاہ کا کوئی حملہ نہیں ہوا۔ ٹریسی لیول کے نواح میں سرکہ آرائی کا نتیجہ ہماری سپاہ کے مفید تھا۔ دشمن ہماری سپاہ کے آگے کے مورچوں پر متصرف ہو کر مرکزی سڑک تک پہنچ گیا مگر ہماری سپاہ الجبرا نے اُسے پیچھے دھکیل دیا۔ اور تمام کھوئی ہوئی زمین واپس لینے کے علاوہ دشمن کو سخت نقصان پہونچایا۔ ارگوں میں ہم مورچوں پر متصرف رہے۔ بقیہ محاذ پر کوئی قابل ذکر امر وقوع میں نہیں آیا۔

KHILAFAT LIBRARY

نئی ہندوستانی سپاہ۔ مارسیلز اہل فرانس نے تازہ ہندوستانی کنجنٹ کو مارسیلز پہونچنے پر نہایت پرجوش خیر مقدم کہا۔ جب ہسارز لینسرز۔ ڈریگوں گارڈ میدانی توپخانہ اور ہندوستانی رسالہ تواح شہر کے سفید خیموں (کیمپ) کی طرف روانہ ہوا۔ تو اہل شہر کا جوش مسرت سے عجیب عالم تھا۔ باوجود طویل بحری سفر کے گھوڑے اچھے دکھائی دیتے تھے۔ بار برداری اور کمسریٹ کے ساز و سامان نے ناظرین کو اور بھی ورطہ حیرت میں ڈالا۔ مزید سپاہ کے پہونچنے کی بھی توقع کیجاتی ہے کیونکہ جو سپاہ اکتوبر میں بمبئی سے روانہ ہوتی تھی اس کا صرف یہ ایک حصہ ہے۔

مغربی پولینڈ کی لڑائی۔ مغربی پولینڈ میں نہایت زور شور سے لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن سلیشیہ کی جنگی سڑکوں اور ریلوے لائنوں سے فایدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور تہارن کے متصل مجتمع ہو رہے ہیں۔ کراکو کی حفاظت اور دیگر مقامات میں چھوٹی سوئی روسی سپاہ کے مقابلہ کا کام اسٹریویوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس جرمن جوابی حملے کے لئے روسی کسی قدر فاصلے پر لائن کے عقب میں فراہم ہو رہے ہیں۔ روسیوں کو فتح کی کامل امید ہے اور ظاہر کرتے ہیں۔ اس لڑائی کا نتیجہ فیصلہ کن ہوگا۔ ان کا بیان ہے۔ قیصر جرمنی اس آخری بازی پر اپنی تمام قوت صرف کر رہا ہے۔

جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ وسچوورٹہ کے محاذ پر انہوں نے معقول کامیابی حاصل کی ہے۔

آسٹریا کا خزانہ خالی ہے۔ سٹیسمین کا نامہ نگار ولایت سے تار دیتا ہے کہ مارننگ پوسٹ میں بڈاپسٹ کی ایک چٹھی چھپی ہے۔ جس میں آسٹرین نقصانات کی پرائیویٹ سرکاری تفصیل مندرج ہے۔ آسٹریا ۲ لاکھ مزید سپاہ تو بہم پہنچا سکتا ہے۔ مگر اسکے پاس روپیہ موجود نہیں۔ آسٹرین سلطنت کا عنقریب دیوالہ نکلنے والا ہے۔

ترکی ڈسٹرائر۔ ترکی ڈسٹرائر سکینہ کے پرے نمودار ہوئے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

دہلی ۲۱ نومبر۔ مخالف تجار کے متعلق تازہ اعلان شدہ لوڈسنس سے جو ذمہ داریاں ان زمروں پر عاید ہوتی ہیں جنکے محض تھوڑے سے حصہ داران ممالک کے ہیں جنسے انگلستان ان دنوں مصروف پیکار ہے ان کے بارہ میں گورنمنٹ ہند موصول شدہ عرضداشتوں پر غور کر رہی ہے

ملاری پور کا تار مظہر ہے کہ پنجشنبہ کی شام کو بابو بنوری لال گھوش بلیڈر پر بم پھینکا گیا۔ جو لوکل اٹی سکول کے سکرٹری بھی ہیں۔ یہ اپنے گھر میں آرام کر رہے تھے کسی قدر بم پھٹا اس سے کوئی جسمانی صدمہ نہیں پہونچا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ دو آدمیوں کی شرارت تھی۔ جب ان کو پکڑنے کی کوشش کیگئی تو ان میں سے ایک نے پستول فائر کیا خوش قسمتی سے نشانہ خطا کر گیا

بمبئی میل کا افسوسناک تصادم۔ نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ ۲۰۔ نومبر ۲½ بجے صبح کے قریب سامبوا سٹیشن جو شہر انبالہ اور راجپورہ کے درمیان ہے۔ نمبر ۴ بمبئی میل نمبر ۶ ڈاؤن ڈیرہ دون پسنجر سے ٹکرا گئی۔ جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ مسافر وہیں مر گئے۔ اور ۲۲ کس زخمی ہوئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ قصور کسکا اور کس قسم کا ہے۔ مگر جس کا بھی سخت افسوس ہے۔ ریل کے افسر موقعہ پر پہونچ چکے ہیں اور تحقیقات میں مصروف ہیں۔ معلوم نہیں بیچارے مسافر کس کس مقصد سے کس کس منزل مقصود کو جا رہے تھے کہ ان کا ناگہاں یہاں پر ہی خاتمہ ہو گیا

سر ولیم ڈیوک۔ سر ولیم ڈیوک عنقریب نئے عہدہ کا چارج لینے کی غرض سے انگلستان جانیوالے ہیں۔ جہاں وہ انڈیا کونسل کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ گذشتہ شب گورنر بنگال و لیڈی کارمائیکل نے ان کو گورنمنٹ ہاؤس میں الوداعی ڈنر دیا۔ مہمانوں میں شب لیفرائے اور مہاراجہ کوچ بہار بھی موجود تھے۔

ایڈن کی تباہی پر خوشی۔ ہارپسال کے ڈاک خانہ میں ایڈن کی تباہی کی خوشی چراغاں کی صورت میں منائی گئی تھی۔

مہاراجہ بڑودہ کی آمد۔ مہاراجہ بڑودہ معہ مہارانی صاحبہ گذشتہ ۱۴۔ نومبر کو ولایت سے روانہ ہو چکے ہیں اور آئندہ ۴ دسمبر کو اب بمبئی میں رونق افروز ہو جائینگے۔

ریلیف فنڈ۔ گورنمنٹ ہائی سکول کے طلباء اور مدرسین نے سرمایہ جنگ میں ڈیڑھ سو روپیہ دیا۔

بوہر ٹرکی کے قبضہ سے نکل کر برٹش قبضہ میں آگیا۔

نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتابیں!

سوہنگلا عروسی دلچسپ ناول جس میں ارواح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا رد۔ تناسخ کی لغویت اور اسکی خوفناک سے خوفناک برائیوں اور شرمناک سے شرمناک نتائج کو کمال سوز بیانی میں دکھلایا ہے بہت جلدیں ہاتھوں ہاتھ اڑ گئیں صرف چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ قیمت صرف ۱۰ر

آریہ دھرم کا پول:۔ آریہ دھرم کا پول نہیں بلکہ آرین شاستروں اور ویدوں کے ڈھول کا پول ہے جسکی خوبی پڑھنے پر منحصر ہے قیمت صرف ار

معیار صداقت۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشنانند کے ۱۴ سوالات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے جسکو سوامی درشنانند بھی دیکھکر دم بخود ہو گئے تھے۔ قیمت ار

درثمین۔ حضرت اقدس کی مکمل نظمیں اردو فارسی کو جمع کرکے پاکٹ سائز میں چھاپا گیا ہے جلد نفیس لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۱۲ر

جھوک مہدی والی۔ مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۸ر

بھارت برکش ایک منہ پھٹ آریہ کے سوالات کا دندان شکن جواب جس نے اسلام اور بانئے اسلام پر محض جھوٹے اور ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت دلآزاری اور توہین کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے اس کتاب کو نہایت پسند فرمایا۔ قیمت ۸ر

اقیموا الصلوٰۃ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ایک نومسلم سردار کی تصنیف ہے جسمیں نماز کے ہر پہلو پر نہایت وضاحت سے بحث کیگئی ہے نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت ۲ر

قرآن کریم کے مکمل نوٹ:۔ خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کی قرآن دانی ایک مسلمہ امر ہے۔ احمدی غیر احمدی اقوام حتیٰ کہ آریہ اور عیسائی تک بھی آپکے تبحر علم کے قایل تھے کی درس سے یہ قرآن کریم کے مکمل نوٹ شروع سے آخر تک چھپوا دیئے گئے ہیں قیمت صرف للعہ

ضرورت زمانہ جس میں آریوں اور عیسائیوں کے اکیس اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں لکھائی چھپائی اعلےٰ قیمت صرف ۸ر

رنگین قطعات۔ حضرت اقدس کے اشعار کو لطیف رنگین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلےٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی عدد ار

ملنے کا پتہ

مینجر نور قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

مریم عیسیٰ کیا ہے!

ایک نادر نسخہ ہے جسے ہر زمانہ کے فاضل طبیبوں نے آزمایا اسکی عمدہ تاثیر کو بلا اختلاف تسلیم کیا ہے تم بھی ضرور آزماؤ۔ کیونکہ یہ مریم ایک بزرگ نبی کی یادگار ہے ہر قسم کے زخموں راحتوں چوکوس جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے زہریلے پھوڑے پھنسیوں ناسوروں ورموں اور غازیر سرطان طاعون۔ گلاؤ گنج۔ خارش۔ بواسیر۔ جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے وغیرہ کیلئے خصوصیت کیساتھ شفا اور لاثانی علاج ہے قیمت ڈبیہ خورد ۱۲ر کلاں ۲ر علاوہ محصول

روغن کافوس مندرجہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید سریع التاثیر اکسیر المجرب اور حکمی علاج ہے۔ ہیضہ اسہال ہر قسم قے متلی پیچش نکسیر پت معمولی بخار۔ غرہ چیچک بہار کی چھپاکی خناق نزلہ زکام۔ گلا پکنا۔ سوڑوں سے خون بہنا پھولنا۔ دانڑھ درد۔ درد پیٹ۔ جوڑوں کا درد۔ خارش یا چربی سے کٹ جانا۔ مچھر۔ مکھی۔ زنبور وغیرہ جانوروں کا کاٹ لینا۔ حرقت البول۔ سوزش مثانہ۔ بواسیر خونی درد بائ یا عصبی جل جانا یا چھالے پڑنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

جو صاحب آزمائینگے انشاء اللہ تعالےٰ تصدیق فرمائینگے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

(مریم عیسیٰ و روغن کافور کے ملنے کا پتہ)

مینجر نور قادیان

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں کونین نہیں ہے جہاں بار بار کونین یا کونین ملی ہوئی دوائیاں کھانے پر بھی بخار نہ جاتا ہو یہ گولیاں ایسی ہی حالت کیلئے بنی ہیں انکے استعمال سے پرانا ملیریا فوراً دفع ہو جاتا ہے قیمت ۲۴ گولیاں فی ڈبیہ ۸ر محصول ڈاک ۵ر

KHILAFAT LIBRARY

پرانا سوزاک

سوزاک پرانا ہو جانے سے پیشاب میں جلن نہیں ہوتی لیکن کبھی کبھی چنک پیدا ہوتی ہے۔ پیشاب رک کر ہوتا ہے اور مواد تھوڑا تھوڑا اگرتا ہے ایسی حالت میں پرانے سوزاک کی دوا استعمال کرنی چاہیئے اگر علاج نہ کیا جائے تو زندگی وبال جان ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۵ر

جلدی امراض کی دوا

یہ تیل کئی ایک دیسی اور ولایتی اسپتالوں کے تجربہ کی ہوئی ادویات ملا کر بنایا ہے اس سے ہر قسم کی جلدی امراض جیسے خارشت چھاجن وغیرہ دفع ہو جاتے ہیں اور اگر خون خراب ہو گیا ہو تو ہمارا سالسہ جسکی قیمت دو روپیہ ہے پینا چاہیئے

قیمت جلدی بیماری کی دوا ۸ر محصول ڈاک ۵ر

زخموں کا مرہم

یہ مرہم ہر ایک قسم کے زخم کو فایدہ پہونچاتا ہے زخموں کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بدبو جاتی رہتی ہے۔ اور زخم صاف ہو کر جلد بھر جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۵ر محصول ڈاک ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے ملیں گی ورنہ براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

سیخے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین۔ اس کے استعمال سے قوہ باہ امسک دخول کو لذت ہوتی ہے اور بعد میں کمزوری نہیں ہوتی۔ بیش قیمت طلاہم آزمایا ایک شیشی ۸ر کو دیتے ہیں معجون طلسمی اسکے استعمال سے وقت سرعت جریان کمی باہ رفع ہو کر اعلیٰ درجہ کی قوہ باہ پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت ایک روپیہ۔ طلائے طلسمی یہ طلا ان لوگوں کو فایدہ دیتا ہے جو اپنی قوت زایل کر چکے ہوں خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اسکے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ

سرمہ سلیمانی اسکے استعمال سے دھندہ جالا پھولا ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں کو رفع کرنے والا اور دانت مثل گوہر آبدار بنا دینا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۴ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلڈنگ گڑھ ضلع دہلی

ڈاکٹر الیس کے برمن نمبر ۵ و ۶ اسٹریٹ کلکتہ